

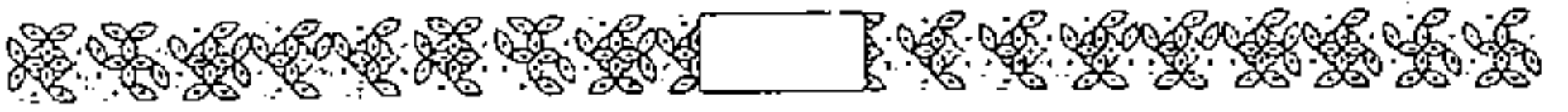


داہمی کئی شریعتی حیثیت

صاحبزادہ محمد عتیق رضا



مذہب و عقائد کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح اور جامع کتاب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

داڑھی کی شرعی حیثیت

مرتب و مؤلف:

صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی گھمکو لوی

مدرسہ نور عالم جامعہ الحکیم اینڈ اسلامی دارالافتاء کونسل

بریڈ فورڈ برطانیہ

Tel: 0044 7833 630560

Fax: 0044 1274 225029

e-mail: mhraza786@hotmail.com

www.raza_tours.co.uk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں﴾

| | |
|---------------|--|
| نام کتاب..... | داڑھی کی شرعی حیثیت |
| مصنف..... | صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی |
| کمپوزنگ..... | شمس وقمر کمپوزنگ سنٹر، بھائی چوک لاہور |
| کمپوزر..... | حافظ محمد کاشف جمیل (0345-4666768) |
| صفحات..... | 128 |
| تعداد..... | 2000 |
| سن اشاعت..... | اپریل 2012ء |
| قیمت..... | 140 |

ملنے کے پتے

- ☆ مفتی محمد عبدالحکیم انسٹی ٹیوٹ آف اسلامی دارالافتاء کونسل، بریڈ فورڈ۔ برطانیہ
- ☆ جلالیہ پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مکتبہ شمس وقمر بھائی چوک، لاہور
- ☆ قدیم مرکزی جامع مسجد حنفیہ، ڈڈیال ضلع میرپور آزاد کشمیر
- ☆ مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ لاہور / مکہ سنٹرز دلوڑ مال تھانہ، لاہور
- ☆ مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ، لاہور
- ☆ جویری بک شاپ، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مکتبہ بہار شریعت، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ کتب خانہ امام احمد رضا، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ کرمانوالہ بک شاپ، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مکتبہ ضیائیہ، کمیٹی چوک راولپنڈی

حسن ترتیب

| صفحہ نمبر | عنوانات | نمبر شمار |
|-----------|---|-----------|
| 5 | تقریظ جمیل - پیر محمد اسلم نقشبندی قادری، بریڈ فورڈ | 1 |
| 8 | تقریظ جمیل - ابوالحسنین محمد تائب القادری | 2 |
| 10 | تقریظ جمیل مفتی حافظ محمد نواز بشیر جلالی | 3 |
| 14 | نشان منزل - علامہ محمد منشا تائبش قصوری | 4 |
| 17 | تقریظ جمیل - علامہ محمد طاہر عزیز باروی | 5 |
| 23 | تقریظ جمیل - علامہ محمد حبیب احمد سعیدی | 6 |
| 27 | مقدمہ | 7 |
| 33 | داڑھی رکھنا سنت رسول اور اطاعت کی نشانی ہے | 8 |
| 34 | داڑھی رکھنا مومنین کا طریقہ ہے | 9 |
| 37 | داڑھی مبارک کے دینی و طبی فائدے | 10 |
| 47 | ائمہ اربعہ کی مستند کتب سے تصریحات | 11 |
| 52 | داڑھی رکھنا واجب اور قبضہ سے کم کٹانا حرام ہے | 12 |
| 55 | مسلمانو! داڑھی کٹانا چھوڑ دو | 13 |
| 59 | استفتاء | 14 |
| 61 | فتویٰ | 15 |

| صفحہ نمبر | عنوانات | نمبر شمار |
|-----------|---------|-----------|
|-----------|---------|-----------|

حصہ عربی

| | | |
|----|--|----|
| 66 | الفصل الاول في الاحاديث النبويه مع شرحها | 16 |
| 68 | الامر باعفاء اللحية و احفاء الشوارب | 17 |
| 69 | كان النبي ﷺ كثر اللحية | 18 |
| 72 | تغيير خلق الله | 19 |
| 73 | مقدار اللحية | 20 |
| 74 | فاعلم انهم اختلفوا في ما طال من اللحية من الاقوال | 21 |
| 75 | ابطال زعم الزاعمين | 22 |
| 76 | فتاوى اصحاب المذاهب | 23 |
| 78 | اتفاق المذاهب الاربعة على وجوب توفير اللحية و حرمة حلقها | 24 |
| 79 | الامر بمخالفة اعداء الاسلام | 25 |
| 81 | الفصل الثاني - في ذكر حجج الحالقين لحاهم | 26 |
| 85 | التهى عن تشبه المرأة بالرجال و تشبه الرجال بالنساء | 27 |
| 86 | و خلاصة الكلام | 28 |
| 89 | ضميمه: ركعات نماز اور مسائل نماز کا بيان | 29 |

حصہ انگلش

| | | |
|----|--|----|
| 1 | Sahibzada Muhammad Hanfif Rada | 30 |
| 14 | Enticement to grow the beard | 31 |
| 17 | The Status of the Beard according to Shariah | 32 |

تقریظ جمیل:

مفتی اعظم برطانیہ

پیر محمد اسلم نقشبندی قادری بندیا لوی

بریڈ فورڈ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم -

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف رضا صاحب دامت برکاتہ کی کتاب ”مسئلہ داڑھی“ چند ایک مقامات سے دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کاوش پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ داڑھی کا مسئلہ بہت اہم خصوصاً آج کل بڑا فتنہ بنا ہوا ہے۔ مساجد کے ائمہ بھی اس کے شکار ہیں۔ دراصل وہ لوگ جو مذہبی قیادت میں پیش پیش ہیں اور بزعم خویش شیخ الاسلام ہیں انہوں نے نفس پروری میں اس فتنہ کو پروان دیا ہے، لہذا اس پر فتن دور میں اولہ شرعیہ اور اکابرین امت کی تصریحات کو پیش نظر رکھا جائے۔

حدیث شریف میں ہے:

قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّطَى - رواہ البخاری

ترجمہ: داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔

اس حدیث میں اعفوا صیغہ امر ہے۔ اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے، اس کا حقیقی معنی صرف وجوب ہے اور جب تک قرینہ صارفہ نہ ہو حقیقت کو چھوڑا

نہیں جاسکتا، لہذا داڑھی واجب ہوئی۔ اور رہا یہ سوال کہ قدر قبضہ کا وجوب ثابت نہیں ہوتا یہ مطلق وجوب ہے تو جواباً عرض ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قدر قبضہ سے زائد لے لیتے تھے، یعنی کاٹتے تھے تو ان کا عمل معنًا مرفوع حدیث ہے جو اجمال کی تفصیل کر رہی ہے، چونکہ داڑھی کا مسئلہ قیاسی واجتہادی نہیں لہذا ان کے عمل سے وجوب کی حد متعین ہوگئی۔

اسی لیے شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح میں یوں رقم فرماتے ہیں:

”دگناشتن آن بقدر قبضہ واجب است و آنکہ آن راست گویند بمعنی طریقہ مسلوک در دین ست یا بجهت آن کہ ثبوت آن بسنت ست چنانکہ نماز عید راست گفتماند۔“

خلاصہ یہ ہے کہ شیخ صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قدر قبضہ یعنی مشت برابر داڑھی واجب ہے، اس کو سنت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دین میں رائج طریقہ ہے، یا اس لیے سنت کہتے ہیں کہ اس کے وجوب کا ثبوت سنت سے ہے جیسا کہ نماز عید (جو کہ واجب ہے) کو سنت کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء راشدین بلکہ تمام صحابہ، ائمہ اربعہ کسی سے بھی قدر قبضہ سے کم ثابت نہیں۔

لہذا قدر قبضہ پوری مشت برابر داڑھی واجب ہے، اس کا تارک فاسق معلن ہے، فاسق تعظیم کے لائق نہیں۔ لہذا دینی امور میں اسے مقتداء نہیں بنایا جاسکتا اور نہ ہی دینی امور کی ادائیگی کی ذمہ داری دی جاسکتی ہے۔ لہذا مشت سے کم داڑھی والے کو نہ پیشوا مرشد، شیخ طریقت بنایا جائے اور نہ مساجد اہل سنت میں کسی نماز (فرائض، تراویح، جنازہ) میں امام بنایا جاسکتا ہے۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے
 مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی کی کتاب کو مفیض عام فرمائے۔ آمین ثم آمین

الاحقر

ابوالحسن مفتی محمد اسلم نقشبندی بندیا لوی قادری

بریڈ فورڈ

23/04/11

(یہ تحریر مدینہ منورہ میں پیش کی گئی)

تائید کنندہ:

حضرت علامہ مولانا طالب حسین مجددی

حال مقیم برمنگھم یو۔ کے

تقریظ جمیل:

جناب محمد زمر و خان قادری

المعروف ابو الحسنین محمد تائب القادری

چیف ایڈیٹر ماہنامہ رحیمین انٹرنیشنل، جہلم پاکستان

بانی چیئرمین قادری ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ جہلم پاکستان

03/04/2011 بروز اتوار

نَحْمَدُهُ، وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ

الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔ اَمَّا بَعْدُ ا

ان گنت اور۔ بے شمار تعریفیں اور تسبیحات بارگاہ رب ذوالجلال

میں جو تمام جہانوں کا پروردگار (پالنے والا) ہے۔

اور بے حد بے حساب درود و سلام بحضور تاجدار کائنات

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ جو نہ صرف ہمارے لیے بلکہ

ساری کائنات کے لیے سراپا رحمت بن کر تشریف لائے۔

قارئین کرام!

آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب جو کہ ”داڑھی مبارک سنت رسول

ہے“ کے نام سے موسوم ہے۔ حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد حنیف رضا

نقشبندی کی اچھی کاوش ہے۔ کمپوزنگ سے پہلے سارا مسودہ احقر کی نگاہوں سے

گزرا۔ اگر میں یوں کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ صاحبزادہ صاحب کی اس کاوش کو

حرف بحر ف پڑھنے کی سعادت فقیر کے حصے میں آئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ولی تسکین نصیب ہوئی۔

بعض جگہوں پر الفاظ تو بعض جگہوں پر جملوں کی تبدیلی کی سعادت بھی میسر آئی، لیکن بہر طور میری کوشش رہی کہ حضرت کے مسودہ میں کوئی زیادہ تبدیلی نہ ہونے پائے کیونکہ یہ اُنھی کا حق ہے۔

ازیں قبل ”حق و باطل میں فرق یعنی اہل سنت اور اہل حدیث“ اور ”ردّ رواض یعنی اہل سنت اہل جنت“ حضور صاحبزادہ صاحب کی بہترین کاوشیں شائع ہو کر اہل نظر سے خراج تحسین پا چکی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی زید مجدہ، مفتی اعظم کشمیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالحکیم صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور موصوف کے آباؤ اجداد کے علوم و فنون اسلامیہ کے امین چلے آ رہے ہیں۔ حضرت انہی کے فیوض و برکات علمیہ کو بڑی جرأت سے تحریری و تقریری طور پر تقسیم فرما رہے ہیں۔ احقر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے حضرت کی سعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم تمام پڑھنے والوں کو بالخصوص اور بالعموم تمام مسلمانوں کو باعمل مسلمان بنائے اور بروز قیامت سرکار کائنات کے دست مبارک سے حوض کوثر پر جام کے جام نصیب فرمائے۔

احقر محمد زمر خان قادری المعروف ابو الحسنین محمد تائب القادری

رابطہ پاکستان 03455663032 حال مقیم انگلینڈ 07466579281

تقریظ جمیل:

خطیب پاکستان، حضرت علامہ مولانا

مفتی حافظ محمد نواز بشیر جلالی

خطیب قدیم مرکزی جامع مسجد حنفیہ اہلسنت وجماعت

ڈڈیال، آزاد کشمیر

برسوں قبل ایک قومی اخبار میں داڑھی کے متعلق ایک امریکی مفکر کا قول پڑھنے کو ملا اور الفضل ما شہدت بہ الاعداء کی عملی تفسیر و تصویر ذہن میں ابھری، اس کا قول یہ تھا کہ حیرت ہے کہ لوگوں کو داڑھی رکھنے میں کیا مسئلہ ہے جبکہ لوگ سر پر بھی تو بال رکھتے ہیں ناں، تو پھر چہرے پر رکھنے میں کیا سبب ہے۔ کسی کے سر کے بال اڑ جائیں تو وہ اس گنج کو چھپاتا پھرتا ہے، اس کے اظہار سے شرماتا ہے لیکن عجب تماشا ہے کہ یہ اپنے پورے چہرے کو گنجا کر لیتا ہے اور ذرا نہیں شرماتا جو کہ مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے اور داڑھی رکھنے سے انسان میں سچ بولنے کا مردانہ حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

آج بندہ مومن مردِ مسلمان داڑھی منڈا کے شیطان کے اس عمل کی تائید

کرتا ہے جو اس نے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کہا تھا:

و لا مرتہم فلیغیرن خلق اللہ - (سورۃ النساء، آیت ۱۱۹)

”اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑیں“

گے۔“

دین اسلام میں جہاں داڑھی رکھنے کے احکامات کا صدور ہوا ہے وہاں اس کے نہ رکھنے پر بھی شدید وعیدیں آئی ہیں۔ عالم ربانی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی تصنیف لطیف ”اشعۃ اللمعات“ کی جلد نمبر ۱ ص ۲۱۲ مطبوعہ سکھر میں فرماتے ہیں:

”حلق کردن لحيہ حرام است و روشن افرنج و ہنود و جو القیاں کہ ایساں راقلندریہ۔“

”داڑھی منڈوانا حرام ہے۔ یہ افرنگیوں، ہندوؤں اور جو القیوں کا طریقہ ہے جو قلندریہ بھی کہلاتے ہیں۔“

اس وقت بعض تو داڑھی رکھتے ہی نہیں، بعض رکھتے ہیں تو پھر کوئی چھوٹی یا بڑی، کوئی اس کو فیشن کے انداز میں، داڑھی کی شرعی حیثیت و حد کیا ہے؟ اس بارے میں امام اہلسنت تاجدار بریلی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

”داڑھی کم از کم چار انگل چھوڑنا واجب ہے اور اس سے کم رکھنا جائز نہیں، حرام ہونے میں یہ بھی منڈوانے کے مثل ہے اگرچہ منڈوانا خبیث تر ہے۔“

اور داڑھی کترنے اور منڈوانے والے کے حکم کے بارے میں فرماتے ہیں:

”تھوڑی کترنے سے سب منڈوا دینا سخت و خبیث تر ہے کہ حرام حرام میں فرق ہوتا ہے، بھنگ، چرس، شراب سب حرام ہیں مگر شراب سب میں بدتر ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲۲، ص ۶۸۹، ۶۰۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور اس امام کی امامت کے بارے میں جو داڑھی کتر و اتا ہے اور شرعی حد سے چھوٹی رکھتا ہے، پوچھا گیا تو جواباً ارشاد فرمایا:

”وہ فاسق معلن ہے، اسے امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، ص ۵۴۴)

البتہ داڑھی کہاں سے کہاں تک ہے؟ کے بارے میں امام اہلسنت فرماتے ہیں:

”داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبروں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ ہوتا ہے، جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے (بال) ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں، یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا و ممتاز ہوتے ہیں۔ اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانبِ ذقن جاتا ہے، یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقیح صورت ہوتی ہے جو شرعاً پسندیدہ نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد ۲، ص ۵۹۶)

اس بارے میں مزید تفصیل آپ کتاب ہذا میں پڑھیں گے۔ فاضل

مصنف جو کہ ایک علمی و روحانی خانوادے کے قابل فخر چشم و چراغ ہیں اور دین متین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے ہمہ تن کوشاں ہیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو خدمتِ اسلام کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ نئی تصنیف داڑھی کی شرعی حیثیت کے بارے میں، بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی گئی ہے، جس کا اندازہ پڑھنے کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے۔ اور آج کے اس پر آشوب دور میں بڑے بڑے لوگ اس مسئلہ میں دیارِ فرنگ میں جا کر متزلزل ہوئے مگر فاضل مصنف حق پہ ڈٹے رہے بقول اقبال

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

حضرت مصنف نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کی خوب تحقیق

فرمائی۔ اللہ رب العزت اسے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

نیز اس کتاب کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر فاضل مصنف کا ایک مقالہ

نماز پنجگانہ کی تعداد رکعات کے بارے میں ہے۔ انتہائی جامع و مانع انداز میں

حضرت نے ہر نماز کی تعداد رکعات کو احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

اس کا مطالعہ کر کے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔

اللہ رب العزت ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

حافظ محمد نواز بشیر جلالی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

نشانِ منزل

مذہب کی فرقوں میں تقسیم

دورِ جدید میں رواج سا پڑ گیا ہے کہ علماءِ اسلام نے مذہب کو فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے، حالانکہ سیاسی فرقہ بندی حشرات الارض کی طرح پھیل چکی ہے اور ہر سیاسی جماعت نے مذہب کو تنقید و تنقیص کا نشانہ بنا رکھا ہے اور اربابِ حل و عقد کا اس وقت تک کھانا ہضم نہیں ہوتا جب تک وہ مذہب پر تیر و نشتر نہ برسائیں۔ یہود و نصاریٰ سے ممالکِ اسلامیہ کے اہل اقتدار نے دوستی کی پینگیں چڑھا رکھی ہیں۔ ان کا حکم غلاموں کی طرح گردنیں جھکا کر تسلیم کرتے ہیں۔ عوامِ مسلمین پر اقلیت کی حکمرانی ہے اور وہ کفار و مشرکین کی یاری پر نازاں ہیں اور مجاہدِ اسلام کو فرقہ پرستی کا طعنہ دیتے نہیں تھکتے۔ جب کہ جو فرقے ہیں ان کی سرپرستی کرتے ہیں اور جو جماعت ہے اسے زبان و قلم سے مجروح کرنے کی سعیِ ناتمام میں مصروف ہیں۔

دنیاۓ اسلام میں اہل سنت (۸۰) اسی فیصد ہیں جبکہ تمام فرقے بیس فیصد مگر اغیار کی سازشوں سے اقلیت، اکثریت پر حکمران ہے۔ آج سُنیت کا وہی حال ہے جو اسلامی ممالک کا غیر مسلم کے سامنے۔ افغانستان، عراق، فلسطین، چینیا اور کشمیر پر جملہ کفریہ طاقتیں متحد ہو کر حملہ آور ہیں۔ جبکہ ممالکِ اسلامیہ کے اربابِ حل و عقد ان کے معاون بنے ہوئے ہیں۔ سید عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد الکفر

ملتہ واحدہ کتنا سچا ہے۔ افسوس کہ مسلمان منتشر ہیں۔ گویا کہ یہ قیامت سے پہلے قیامت ہے۔

سیاسی تفرقہ بندی میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟ اس کا صحیح فیصلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں مگر مذہبی و اسلامی فرقہ بندی کا فیصلہ تو سید عالم منجر صادق نبی مکرم ﷺ فرما چکے ہیں کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں بہتر (۷۲) فرقے جہنمی اور صرف ایک جماعت جنتی ہوگی۔ اور جسے نبی کریم ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت سے نوازا وہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہے۔ الحمد للہ علی منہ و کرہ تعالیٰ۔

اس کے پیش نظر حضرت علامہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی زید مجدد نے حقائق و دلائل کی روشنی میں "داڑھی کی شرعی حیثیت" ایسی جامع کتاب تصنیف فرما کر مسلک حق کو واضح کرنے کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ ازیں بل "حق و باطل میں فرق یعنی اہل سنت اور اہل حدیث" لکھ کر قلمی جہاد میں قدم رکھ چکے ہیں۔ جس پر عالمی مبلغ اسلام نازش سادات حضرت علامہ الحاج الحافظ سید محمد عرفان شاہ مشہدی قادری مدظلہ اور استاذ العلماء، مناظر اسلام، رأس المحدثین حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ اپنے تائیدی کلمات و دعوات مستجاب سے حوصلہ افزائی فرما چکے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی زید مجدد مفتی اعظم کشمیر، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد عبدالحکیم صاحب نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھانجے ہیں اور موصوف کے آباء و اجداد علوم و فنون اسلامیہ کے امین چلے آ رہے ہیں۔ انہی کے فیوض و برکات علمیہ کو بڑی جرأت سے تحریری و تقریری طور پر تقسیم فرما رہے ہیں۔ پیش نظر کتاب آپ کی لاجواب تصنیف ہے جس کے ذریعے

مسلكِ حق اہلسنت کو واضح کرتے ہوئے واڑھی کی شرعی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے آپ نے ان بد عقیدہ لوگوں کا ردِّ بلیغ فرمایا ہے جو واڑھی کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں، آپ کی یہ کتاب لائقِ مطالعہ ہے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو بغور پڑھیں اور از خود فیصلہ کریں کہ حق پر کون ہے؟ امید ہے کہ ہر انصاف پسند مسلمان پر حق ظاہر ہو جائے گا اور وہ اعتراف کرتے ہوئے پکار اٹھے گا۔ اہل سنت و جماعت ہی حق و صداقت پر گامزن ہیں۔ یہی صراطِ مستقیم کو اپنائے ہوئے ہیں۔ یہی جماعت ہی انعام یافتہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے قلم کو انوار و تجلیات بکھیرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طہ و یسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم۔

فقط

محمد منشا تابش قصوری

تقریظِ جمیل

داڑھی! نشانِ مردِ مومن

مولانا قاری محمد طاہر عزیز باروی

مدرس جامعہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور

حضرت سائیں فضل شاہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب اس لیے بنایا تھا کہ کوئی یہ نہ کہے:

”اے بارِ الہ! اگر تیرا کوئی یار اور محبوب ہوتا تو ہم بھی اس سے محبت کرتے، اس کی اطاعت و اتباع کرتے تاکہ اس کے صدقے تو ہم سے بھی پیار کرنے لگتا۔“

فراستِ مومن اور قلندرانہ بصیرت کے حامل ایک ولی کامل، مردِ مومن اور مردِ درویش کی زبانِ اقدس سے نکلا ہوا یہ ایک ایسا جملہ ہے جس نے محبت کے سچے اور جھوٹے دعوے میں ایک حدِ فاصل کھینچ دی ہے کہ وہ محبت ہی کیسا ہے جو نقشِ محبوب پر مر مٹنے کا جذبہٴ صادق نہ رکھتا ہو۔ اللہ رب العزت کی محبت کے حصول کا صرف ایک ذریعہ ہے اور وہ ہے ”اتباعِ محبوبِ خدا“

”اتباعِ محبوبِ خدا“ کا دوسرا نام سنتِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل ہے۔

حدیثِ رسول ہے کہ:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةٍ
شَهِيدٍ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

جو کوئی شخص میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت پر عمل
کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔

علامہ جلال الدین سیوطی نقل فرماتے ہیں کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

”جو شخص حلال روزی کھائے اور سنت پر عمل کرے اور لوگ
اس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

سنتوں میں سے ایک اہم سنت داڑھی بھی ہے، جو حضور ﷺ کو بہت
محبوب ہے، بلکہ حضور سرکارِ رحمتِ عالمیاں داڑھی کے بغیر کوئی چہرہ دیکھنا پسند نہیں
فرماتے تھے جیسا کہ البدایہ والنہایہ میں ایک روایت موجود ہے کہ جب خسرو پرویز
کے فرستادہ دو اشخاص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو وہ
داڑھیاں منڈوائے ہوئے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے تو سرکار علیہ السلام نے
ان کی طرف نظر کرتے ہوئے کراہیت فرمائی اور فرمایا کہ

وَيَلْكَمًا مِّنْ أَمْرِ كَمَا بَهَذَا؟

خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا؟

وہ بولے: ہمارے رب خسرو پرویز نے۔ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا کہ مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں تراشنے کا حکم فرمایا۔
اے بندۂ مومن! ایک لمحہ کے لیے اس بات کو چشمِ تصور میں سوچ کہ
ایک کافر کی طرف نظرِ رحمت اس وجہ سے نہیں جاتی تو کل تو میدانِ حشر میں تو کس
منہ سے ان کے سامنے آئے گا؟

داڑھی ایک متفق علیہ عمل ہے جو جملہ انبیاء کرام، صحابہ کرام اور صالحین

عظام کا عمل مبارک ہے مگر آج کا مسلمان اس کو اپنی ترقی، جدت پسندی، خودنمائی و خوبصورتی میں آڑ سمجھتا ہے، ٹھنڈے دماغ سے اس بات کو سوچا جائے کہ جب ایک کلمہ گو اپنے آپ کو غلامِ رسول، عاشقِ نبی کہلوانے والا شیو کر کے داڑھی کو گندے پانی میں ڈال کے اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھتا اور مسرور ہوتا ہوگا تو مکینِ گنبدِ خضریٰ پہ کیا گزرتی ہوگی؟ Think it!

اور ایک مسلمان مومن کے ایمان کی اس وقت کیا کیفیت ہوگی؟
 داڑھی رکھنے سے تنگدستی دور ہوتی ہے، داڑھی کو ہر وضو کے بعد کنگھی کرنے سے محتاجی دور ہوتی ہے۔ (جامع صغیر)
 اور جس نے ہر رات کو کنگھی کی، اس کی عمر دراز ہوگی اور وہ کئی بیماریوں سے محفوظ ہوگا۔ (الحادی للفتاویٰ)

کسی سے محبت کا دعویٰ تب سچا ہوگا جب اس کی نشانیوں کو انسان محفوظ رکھے گا تو اے مسلمان! تو نے اپنی نبی کی نشانی کو کس حد تک محفوظ رکھا؟
 اپنے ہی نشیمن پہ بجلیاں گرانے کے درپے ہیں، غیر تو اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ 26 اپریل 1983ء کے نوائے وقت میں ایک امریکی ڈاکٹر چارلس نے لکھا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر لوگوں کو داڑھی سے کیوں لرزہ چڑھتا ہے، آخر لوگ سر پر بھی تو بال رکھتے ہیں تو پھر چہرے پر رکھنا کیا عیب ہے؟
 سلطان الواعظین مولانا ابو النور محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں والے ”سنی علماء کی حکایات“ کے صفحہ ۱۵۳ میں اپنا ایک واقعہ درج کرتے ہیں جو ایمان افروز بھی ہے اور روح پرور بھی، فیصلہ کن بھی ہے اور باعثِ رغبت بھی، لکھتے ہیں:
 ”جس زمانہ میں میں راولپنڈی آرشل میں خطیب تھا، ایک دفعہ پوسٹ آفس میں پوسٹ ماسٹر نے کہا، اگر آپ لوگ

داڑھی رکھنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہو؟ ایمان نام ہے دل سے مان لینے کا، جس کے دل میں ایمان ہے اس کے منہ پر داڑھی نہ بھی ہو تو کیا حرج ہے؟ آپ کی نظر باہر ہی باہر رہتی ہے اندر بھی کبھی دیکھ لیا کریں۔ جس پر میں نے کہا بابو صاحب! میں اگر آپ سے لفافہ خریدوں اور اپنے کسی عزیز کی طرف تفصیل سے خط لکھوں اور لفافہ میں بند کر کے اوپر ایڈریس نہ لکھوں اور آپ کے سپرد کروں تاکہ مکتوب ایہ تک پہنچا دیا جائے تو کیا آپ ایڈریس سے خالی لفافہ قبول کر لیں گے۔ کہنے لگے نہیں! اس پر تو ایڈریس کا لکھا ہونا ضروری ہے، میں نے کہا مگر جس لفافے میں تفصیل کے ساتھ لکھا ہوا ہے، سارا مضمون موجود ہے، اس کے اوپر اگر ایڈریس نہ بھی ہو تو کیا ہے؟ کیا میں بھی آپ سے یہ بات نہ کہہ سکوں گا کہ آپ کی نظر باہر ہی باہر رہتی ہے لفافہ کے اندر بھی دیکھ لیا کریں۔ جب اندر سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے تو پھر باہر بھی کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ بابو صاحب بات سمجھ گئے اور ہنس کر بولے تو داڑھی کیا ایڈریس ہے؟ میں نے کہا ہاں یوں ہی سمجھ لیجئے۔ کہنے لگے پھر پورا اور مکمل ایڈریس تو سکھوں کا ہے۔ میں نے کہا انہوں نے تو لفافہ پر پوری دوات ہی انڈیل دی ہے، جس سے سارا لفافہ سیاہ ہو گیا ہے اور ایڈریس پڑھا ہی نہیں جاتا۔ آپ نے اپنے لفافہ پر کچھ لکھا ہی نہیں اور انہوں نے پوری دوات انڈیل کر ایڈریس پڑھنے کے قابل

ہی نہیں رہنے دیا۔ صحیح ایڈریس تو آپ کو مولوی کے منہ پر ہی
نظر آئے گا نہ بالکل کورانہ بالکل سیاہ۔

زیر نظر کتاب فاضل جلیل عالم نبیل صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا
نقشبندی گھمگھولوی دامت برکاتہم العالی کی تازہ ترین تصنیف لطیف ہے، جس
میں فاضل مصنف نے بڑے علمی و فکری انداز میں داڑھی کی شرعی حیثیت کو اجاگر
کیا ہے۔ اس سے قبل حضرت والا کی ایک عظیم تصنیف برق خائف علی خرمن باطل
بھی منظر عام پر آ کر مقبول عوام و خواص ہو کر دادِ تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس پر
کچھ تحریر کرنے کے لیے خطیب پاکستان، مقرر شعلہ بیان نوجوان مذہبی سکالر
حضرت علامہ مولانا محمد نواز بشیر جلالی صاحب مدظلہ نے حکم فرمایا تو اپنی کم علمی، بے
مایگی کا احساس دامن گیر ہوا مگر اپنے اس محسن کے حکم پر مجال انکار بھی نہ تھی تو جو
کچھ میسر آ سکا، تحریر کر دیا۔ اگر کوئی اچھی بات ہے تو وہ میرے اساتذہ کرام کی
طرف منسوب ہے اگر کوئی غلطی ہے تو وہ میری جانب سے ہے۔ علامہ جلالی
صاحب ایک منجھے ہوئے اور عالمی شہرت یافتہ خطیب دلپذیر ہیں۔ خالق کائنات
نے انہیں حسن خطاب، قوت تکلم کے ساتھ حسن صوت و ذوق سے بھی خوب نوازا
ہے۔ استاذ گرامی فاضل اجل علامہ مولانا محمد طاہر شہزاد سیالوی صاحب پرنسپل
جامعہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور فرماتے ہیں کہ

مجھے نواز بشیر جلالی صاحب سے اس وجہ سے محبت ہے کہ وہ
ہمارے پیارے آقا کی تعریف بڑے پیارے انداز میں
کرتے ہیں اور میں ان لمحات کو کبھی بھی نہیں بھول سکتا، جب
جلالی صاحب غارِ حراء میں اپنی سوز و گداز سے معمور آواز میں
اور محسور کن لب و لہجہ میں بیٹھ کر ہمیں یہ سناتے کہ:

حسنِ اقراء تو دیکھا تھا جبریل نے
ہم تو غارِ حراء دیکھتے رہ گئے

اور یہی ایک حوالہ ان کی محبت کے لیے کافی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت
کے لیے ان کی سعی مشکور و مقبول قابل تحسین ہے۔ اللہ رب العزت اسے قبول
فرمائے اور اس کتاب کو نافع بناتے ہوئے فاضل مصنف کو عمر خضر عطا فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الکریم الامین علیہ التحیۃ والتسلیم

ریش خوش معتدل مرہم ریش
ہالہ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

محمد طاہر عزیز باروی

مدرس جامعہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور

تقریظ جمیل

داڑھی! سنت رسول بھی ہے اور عکس محبتِ مصطفیٰ بھی

مولانا محمد حبیب احمد سعیدی

ناظم مدرسہ نور جامعہ نظامیہ رضویہ، فرخ آباد لاہور

محبت کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ محبوب کی پسند و ناپسند کا خیال رکھا جائے، محبوب کی پسندیدہ چیز کی طرف نظر کرنا تو کجا اس کا تصور بھی مذہبِ عشاق میں توہینِ محبت تصور کی جاتی ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ جناب عمر خلیفہ راشد ہوتے ہوئے حجرِ اسود کی طرف دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ میں تجھے کبھی نہ چومتا، اگر میں نے اپنے ہادی و مرشد اپنے نبی کریم علیہ السلام کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔

یہی وہ حقیقی معیارِ محبت ہے جس کو سامنے رکھ کر ہم اپنی محبت کو پرکھ سکتے ہیں، داڑھی اسلامی شعار ہونے کے ساتھ ساتھ محبت رسول کا مظہر و عکس بھی ہے۔ یہ رزق میں اضافے کا باعث بھی ہے اور ذریعہ نجات بھی۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی کلائی پر شیر کی تصویر بنانے گیا، جب نقاش نے سوئی چھوئی تو شدتِ درد کی وجہ سے کراہتے ہوئے بولا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ شیر کی دم بنا رہا

ہوں۔ اس نے کہا رہنے دو دم کٹے بھی تو شیر ہوتے ہیں، دم رہنے دو باقی شیر بنا دو۔ اس نے پھر سوئی چھوئی تو پھر درد ہوئی، پکار اٹھا، ارے! اب کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا اب ٹانگ بنا رہا ہوں۔ بولا کیا بغیر ٹانگ کے شیر نہیں ہوتے، ٹانگ رہنے دو باقی شیر بنا دو۔ اسی طرح بار بار ہوتا رہا تو اس نقاش نے اسے کہا کہ جاؤ کسی پاگل خانے میں، ایسا کون سا شیر ہے جس کی نہ ٹانگ ہو نہ دم نہ پیٹ ہو نہ

سر۔

تو کیا ایک ایسا مسلمان بھی ہو سکتا ہے کہ نہ فرائض کی پرواہ، نہ ترک سنت کا غم، نہ نوافل کا احساس، نہ اوامر و نواہی کی خبر۔

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو

تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

آج ہماری ذلت و رسوائی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم اس گناہ کو گناہ

سمجھنا ہی چھوڑ گئے ہیں۔ حدیث رسول ہے کہ:

جس نے میری سنت کی مخالفت کی، ذلت و رسوائی اس کا مقدر

بن جائے گی۔

داڑھی تو مردے چہرے کی زینت ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

خط کی گرد۔۔۔ وہ دل کی آرا پھین

سبزہ نہر نہجت پہ لاکھوں سلام

اخلاقی، روحانی اور مذہبی طور پر تو داڑھی منڈوانا نقصان ہے ہی، حکماء

اور اطباء قدیم یونان کے مطابق چہرے پر بار بار استرایا بلیڈ پھیرنے سے آنکھوں

کی رگیں متاثر ہوتی ہیں اور اس سے انسان کی نظر کو بہت نقصان ہوتا ہے۔

خلاق عالم بھی قبر میں انسان کی سفید داڑھی کا حیا فرماتا ہے۔ مگر ایک

انسان اس کو کوڑے کے ڈھیر کی نذر کرتے ہوئے کوئی شرم و حیا محسوس نہیں کرتا؟

ارشادِ خداوندی ہے:

و اتقون یا اولی الالباب۔

حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ مطبوعہ مصر میں فرماتے

ہیں کہ:

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے یوں قسم کھاتے ہیں کہ: اس کی قسم جس نے فرزندِ آدم کو داڑھی کی زینت بخشی۔

اندازہ کریں! اس چیز کی عظمت کا کہ ملائکہ جس کی قسمیں کھاتے ہیں اور

ایک مسلمان اس کے ساتھ کیا معاملہ روارکھتا ہے؟

کہیں ایسا نہ ہو کہ اس ترکِ سنت پر ہم قہرِ خداوندی اور عذابِ ربی کا

شکار نہ ہو جائیں۔

ارشادِ خداوندی ہے:

ان لو نشاء اصبہم بذنوبہم و نطیع علی قلوبہم

فہم لا یسمعون۔ (الاعراف: ۱۰۰)

اگر ہم چاہیں تو سزا دیں انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے اور

مہر لگا دیں ان کے دلوں پر حتیٰ کہ وہ کچھ سن ہی نہ سکیں۔

زیر نظر کتاب مستطاب فاضل اجل علامہ محمد حنیف رضا نقشبندی

گھمکولوی کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ فاضل مصنف ملک و بیرون ملک تبلیغِ اسلام

کے حوالے سے نامور شخصیت ہیں اور ایک علمی خاندان کے عظیم سپوت ہیں۔ اس

سے قبل کئی اہم دینی موضوعات پر کثیر کتب تصنیف فرما کر علمی حلقوں میں داد

شجاعت حاصل کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر کئی لوگ اپنے چہروں کو سنتِ رسول سے مزین کریں گے۔

بڑے شائستہ، شستہ اور محققانہ انداز میں داڑھی کی فضیلت و اہمیت اور اس کے مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ دیارِ غیر میں رہتے ہوئے یہ فریضہ سرانجام دینا یقیناً یہ لائق تحسین و صد آفرین کام ہے۔ اللہ رب العزت اس کتاب کو نفع بخش بنائے اور فاضل مصنف کو اس کا اجر اور ان کے قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

آمین

حافظ محمد حبیب احمد سعیدی
ناظم مدرسہ نور جامعہ نظامیہ رضویہ
فرخ آباد شاہدرہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَوْلِ
الْمُسْلِمِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ -

أَمَّا بَعْدُ !

اللہ تعالیٰ خالق دو جہاں کا بہت شکر گزار ہوں کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے صدقے میرے جیسے بے کار بندے کو اپنی خاص توفیق سے نوازا اور میں نے اس موضوع پر پہلے بھی قلم اٹھایا اب پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دوبارہ قلم اٹھایا ہے۔ اس کتاب میں کسی قسم کے تعصب اور ہٹ دھرمی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صرف اور صرف سنت رسول ﷺ کا دفاع کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے عاجزانہ التماس ہے کہ اس ناتمام کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

رب کائنات سے دُعا ہے کہ وہ میرے مرشد کامل خواجہ خواجگان تاجدار گھمکول شریف حضرت زندہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میرے والدین کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، جنہوں نے میرے دل و دماغ میں اسلام کی غیرت کو پیوست کرنے کی کوشش فرمائی۔ اپنی اہلیہ اور بچوں کے لیے دعا گو ہوں جنہوں نے

میری ہر ممکن مدد کی اور تالیفی اور دیگر مصروفیات کا خیال رکھتے ہوئے ہر ممکن خدمت کی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولائے کریم تاجدار کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میرے اساتذہ، والدین، اقرباء، بہنوں، بھائیوں اور میری اولاد کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔

داڑھی مبارک سنت رسول ﷺ ہے، کچھ علماء اور کچھ لوگ اس سے بے خبر ہیں یا باخبر ہونے کے باوجود داڑھی مبارک کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہو کر اس سنت رسول ﷺ کو فراموش کر چکے ہیں۔ ان کی اصلاح کے لیے قرآن و سنت کے تحت اس کو ترتیب دیا ہے اور اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ احادیث تمام کی تمام صحیح ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو سنت رسول ﷺ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

(نوٹ) اگر اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی ہو تو برائے کرم اس کی اصلاح بھی کریں اور آگاہ بھی کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کی درستگی ہو جائے، میں تمام محبت کرنے والوں کا ممنون ہوں گا۔

صاحبزادہ محمد حنیف رضا نقشبندی

25 ذوالحجہ 1431ھ / 01 دسمبر 2010ء

نبی کریم تاجدار کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دائماً قبضہ تک داڑھی مبارک رکھی اور کبھی اس کو ترک نہیں فرمایا، اس لیے علماء اور مشائخ اہل سنت و جماعت کا موقف یہ ہے کہ داڑھی مبارک رکھنا واجب ہے اور منڈوانا حرام ہے، کیوں کہ نبی کریم جان دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک داڑھی منڈانے والے مجوسی پر انکار فرمایا۔

داڑھی رکھنا اسلام اور مسلمانوں کا شعار ہے۔ داڑھی مبارک کی اتنی مقدار رکھنا جتنی نبی کریم ﷺ نے رکھی ہے، یہی اس کی اصل ہے، اسی میں اتباع رسول ﷺ ہے اسی پر عرف کا اطلاق آتا ہے کیوں کہ احکام میں عرف کا اعتبار ہے۔

(نوٹ) شخصی یا فرنیچ کٹ داڑھی کا آج کل جو فیشن چل نکلا ہے، ایسی داڑھی ایک مذاق ہے اور یہ سنت رسول ﷺ کے خلاف ہے، ایسا مذاق شریعت سے ہٹ دھرمی ہے۔ آقائے دو عالم رسول کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ لمبی اور دراز داڑھی مبارک رکھی جائے جو سینہ اقدس کے بالائی حصہ تک ہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک لمبی تھی جو سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی۔ تاہم عام مسلمانوں کو عموماً اور علماء اور مشائخ کو خصوصاً داڑھی مبارک سنت رسول ﷺ کے مطابق رکھنی چاہیے۔ نبی پاک ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ صورت اور سیرت دونوں میں آپ کی کامل اتباع کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو غرور اور تکبر کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنے محبوب علیہ السلام کی کامل محبت نصیب فرمائے اور سنت رسول ﷺ کی کامل پیروی

نصیب فرمائے، ادب مصطفیٰ ﷺ عطا فرمائے اور بے ادبی اور گستاخی سے ہم سب مسلمانوں کو بچائے۔ آمین!

داڑھی مبارک کے بارے میں شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب لائق مطالعہ ہے۔ منکرین و جوب لحنیہ کا شرعی محاسبہ اور تمام اعتراضات کے جوابات اس میں موجود ہیں۔ ہمارے نزدیک داڑھی منڈانا مکروہ تحریمی اور حرام ہے اور داڑھی رکھنا واجب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے داڑھی منڈانے کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔

(الاحسان بتریب صحیح ابن حبان ج 8 ص 408)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے جب نبی کریم تاجدار کائنات جان دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رخ انور کو دیکھا تو بے ساختہ بول اُٹھے:

إِنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ -

”بے شک یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا نہیں ہو سکتا۔“

اسی طرح جب حضرت ابو ریحہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے بڑے پیار سے گفتگو فرمائی اور وہ دیکھتے ہی سمجھ گئے اور فوراً گویا ہوئے:

هَذَا وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -

”اللہ کی قسم! یہ واقعی اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔“

(مسند احمد ج 2 ص 228)

اس کتاب کو مرتب کرنے کا مقصد اور سبب یہ ہے کہ مدنی تاجدار رسول گرامی وقار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرہ انور کی ضیاء پاشیاں ساری دنیا کے

مسلمانوں پر ظاہر کی جائیں تاکہ مسلمانان عالم اس کتاب کو پڑھ کر پیارے نبی ﷺ کے چہرہ اقدس، کو اس پر بھی ہوئی داڑھی مبارک کو الفاظ کے آئینہ میں دیکھنے کے شرف سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی سیرت و صورت کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ وہ چہرہ انور جس کے بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہ نے بے تکلفی کے موقع پر بڑے لطیف انداز میں فرمایا: جب میں نے ان کے چہرہ تاباں پر نظر نکائی تو ان کی شان درخشندگی ایسی تھی جیسے ابر میں بجلی کوند رہی ہے۔ ایسے حسین و جمیل چہرے والے کی شان کا کیا کہنا!

جمال و حسن کی الفاظ میں تعبیر ناممکن
مجسم نور کی کوئی کھینچے تصویر ناممکن
کوئی لغزش نہ ہو جائے الٰہی اس سے ڈرتا ہوں
بھروسہ پر تیرے اس کام کا آغاز کرتا ہوں

نبی کریم ﷺ کے جمال مبارک کو کما حقہ تعبیر کر دینا ناممکن ہے۔ حضور نور مجسم ﷺ کی تصویر کشی قابو سے باہر ہے۔ چنانچہ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے حسن و جمال کو پورا ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ انسان حضور ﷺ کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے۔ یہ شان ہے نبی کائنات ﷺ کی، تو اس چہرہ اقدس پر بھی داڑھی مبارک کی شان کا عالم کیا ہوگا؟

نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی اور چہرہ اقدس پر پھیلی ہوئی تھی۔ شامل ترمذی میں ہے کہ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک گہری اور سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔ اسی طرح کتاب الشفاء شریف میں بھی ہے کہ آپ کی ریش مبارک کے بال اس کثرت سے تھے کہ سینہ اقدس کو بھر دیتے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کے جو بال زائد ہو جاتے تھے، گا ہے بگا ہے ان کو کتر وادیتے تاکہ صورت خوشنما اور نکھر جائے۔ اس کے علاوہ حضور نبی کریم ﷺ داڑھی مبارک کو بالکل نہیں کترواتے تھے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داڑھی بڑھاؤ اور موچھیں کٹاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

داڑھی رکھنا صرف سنت رسول ﷺ اور طریقہ اسلام ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام کی سنت ہے۔ اس لیے حدیث میں ہے:

مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ -

یعنی تمام انبیاء و مرسلین کی سنت ہے۔

نیز داڑھی شعائر اسلام میں سے ہے اس لیے داڑھی کٹانا علی الاعلان شعائر اسلام کی بے حرمتی اور گناہ کبیرہ ہے حتیٰ کہ داڑھی کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ اس لیے کہ یہ صرف داڑھی کا ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام کا مذاق ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ ائمہ حضرات کے نزدیک داڑھی کی مقدار ایک، مشمت ہے، اس سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وَبِهَا أَى اللَّحِيَةِ يَتَمَيَّزُ الرَّجَالُ مِنَ النِّسَاءِ -

اسی داڑھی سے مرد اور عورت جدا ہوتے ہیں۔

(احیاء العلوم ج 2 ص 257)

اس سے پتہ چلا کہ مومن مرد کے لیے داڑھی شرف و فضیلت کا امتیازی نشان ہے (داڑھی رکھنا فطرت کے عین مطابق ہے)

داڑھی رکھنا چونکہ ایک فطری عمل ہے جس کا تقاضا خود فطرت انسانی اور اس کی جبلت کرتی ہے، معلوم ہوا کہ اگر وہ اس فطرتی فضیلت کو چھوڑ دے تو اس

کی صورت آدمی کی صورت نہیں رہتی چہ جائیکہ وہ مسلمان کی صورت متصور ہو، کیوں کہ اسلام تو دینِ فطرت ہے، زمانے کے حوادث اس فطرتی ساخت و سیرت کو نہیں بدل سکتے، ہر وہ شخص جو داڑھی رکھتا ہے وہ اصل فطرت پر ہے۔

داڑھی رکھنا سنت رسول ﷺ اور اطاعت کی نشانی ہے:

داڑھی رکھنا جہاں فطرت کی کلید ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کا مظہر ہے۔ کسی مومن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ بخاری شریف میں اور مسلم شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

أَعْفُوا الدِّلْحِيَّ -

(بخاری ص 5893، مسلم ص 259)

اسی طرح مختلف احادیث میں صیغہ امر کے ساتھ حکم ہوا ہے اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے، جیسا کہ جمہور علماء کا موقف ہے۔ چنانچہ ابن ہمام حنفی التحریر ص 129 میں فرماتے ہیں:

صِبْغَةُ الْأَمْرِ خَاصَّةٌ بِالْوُجُوبِ عِنْدَ الْجَمْهُورِ -

امر کا صیغہ جمہور کے نزدیک خاص وجوب کے لیے خاص ہے۔

تو جو شخص اس امر کو بجالاتا ہے اسے ثواب ملتا ہے اور جو اس کو ترک کرتا ہے وہ گناہ گار ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تھے تو پانی کا چلو لے کر ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی کا خلال کرتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ یہ سنت رسول ہے اور جو شخص داڑھی رکھتا ہے وہ سنت رسول کو سینے سے لگاتا ہے اور حقیقی محبت رسول ﷺ کا مدعی ہوتا ہے اور محبت رسول ﷺ اس کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بنا دیتی ہے

کیوں کہ اس نے داڑھی رکھنے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی پیروی کی ہے۔

سورہ آل عمران کی ایک آیت کا مفہوم ہے کہ:

”اے محبوب! آپ فرمادیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت

کرنے کے خواہشمند ہو تو میرے رسول کی تابعداری کرو،

اللہ تبارک تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور پھر صرف محبت ہی

نہیں کرے گا بلکہ تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا۔

گناہوں کی معافی کا ہر مسلمان خواہشمند ہے تو پھر آج سے عہدہ کر لیں

کہ آئندہ داڑھی نہیں کٹوائیں گے بلکہ داڑھی مبارک رکھیں گے۔

داڑھی رکھنا مومنین کا طریقہ ہے

داڑھی رکھنا ایمان والوں اور مقربین کے راستے کو اختیار کرنا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سنت کے بعد خلفاء راشدین میں سے سیدنا حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ جو انبیاء کے بعد سب سے افضل ہیں اور خلیفہ بلا فصل ہیں،

سب سے پہلے خلیفہ بنے۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ كَثُرَ اللَّحْيَةُ یعنی گھنی

داڑھی والے تھے۔ اسی طرح خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے

میں بھی آتا ہے کہ كَثِيرُ اللَّحْيَةِ یعنی بڑی داڑھی والے تھے اور اسی طرح تیسرے

خلیفہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے كَثِيرُ اللَّحْيَةِ تھے

یعنی بڑی داڑھی والے تھے۔ اور اسی طرح چہارم سیدنا علی المرتضیٰ حیدر کرار

رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وَه عَرِيضُ اللَّحْيَةِ یعنی چوڑی داڑھی والے

تھے حتیٰ کہ دونوں کندھوں کے مابین سینے کو بھرتی تھی۔

(تاریخ الخلفاء امام سیوطی ص 129, 116, 102)

خلفاء راشدین تمام کائنات سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے تابع یعنی اتباع کرنے والے تھے، ادب والے تھے، محبت کرنے والے تھے، پھر باقی تمام صحابہ کرام ہیں جن کا طریقہ زندگی بھی نبی پاک ﷺ کے حکم کے عین مطابق تھا۔

الغرض داڑھی رکھنا فطرت کے مطابق ہے اور سیرت انبیاء اور سنت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ بلکہ مومنین صحابہ و تابعین اور تمام اولیاء امت اور سلف صالحین میں سے کسی نے بھی داڑھی مونڈوانے کو نقل نہیں کیا۔ تاریخ اسلام کے صفحات اس پر گواہ ہیں۔ امام ابن حزم رضی اللہ عنہ ”مراتب الاجماع“ میں لکھتے ہیں کہ داڑھی منڈوانا مثلہ کرنا ہے جس کے عدم جواز پر سب متفق ہیں۔ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے جس کو کسی نے بھی جائز قرار نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی کے ساتھ اور

عورتوں کو مینڈھیوں کے ساتھ زینت بخشی۔“

(کشف الخفاء للعجلونی ص 1447)

اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تو نقص ہو ہی نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ کی تخلیق حسن ہے یعنی اچھی ہے۔ مسلمانوں اور مومنوں نے اس بات کو سامنے رکھ کر اس سنت رسول ﷺ کی بہت تعظیم کی ہے۔

آج کا دور بڑا عجیب دور ہے کہ آج کے مسلمان روپے خرچ کر کے داڑھی منڈواتے ہیں تاکہ داڑھی نظر نہ آئے، اس سنت رسول کو معدوم کرنے کے لیے دولت برباد کرتے ہیں، حالانکہ یہ تعظیم و تکریم کی علامت ہے جیسا کہ علامہ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی داڑھی بڑی ہوگی اس کی

معرفت چمکتی رہے گی۔

حیف صد حیف (افسوس اور صد افسوس) آج کے مسلمان پر کہ اپنی خون، پسینے کی کمائی خرچ کر کے سنت رسول ﷺ کو اپنے چہرے سے منڈواتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی خریدتا ہے۔

لوگوں کی نظر میں داڑھی والے کی عزت ہوتی ہے اور اس کو علمی اور باوقار شخصیت سمجھا جاتا ہے، مجلسوں میں اس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اونچی اور نمایاں جگہ پر بٹھایا جاتا ہے اور سب اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور نماز کے وقت اس کو آگے کرتے ہیں۔ داڑھی مبارک سنت رسول ﷺ ہے اس لیے اس کے کئی فائدے ہیں: مثلاً یہ داڑھی والے کی زینت کا باعث ہے اور اس کا وقار اور تعظیم ہے۔ اس سے مرد کا رعب ظاہر ہوتا ہے، اس لیے بچوں اور عورتوں میں وہ رعب اور وقار دکھائی نہیں دیتا، جو داڑھی والوں میں ہوتا ہے۔ اس سے مرد اور عورت کے درمیان فرق اور پہچان ہوتی ہے۔ داڑھی رکھنا جہاں مرد کے لیے زینت و تکریم کا باعث ہے وہاں اس کی مردانگی کی عکاسی بھی ہوتی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو پیدا فرمایا اور دونوں میں فرق کے لیے مرد کے چہرے پر داڑھی اُگائی جو مرد کا زیور ہے، جو عورت کے پاس نہیں اور عورت کو سونا و ریشم پہننا جائز ہے اور مردوں کے لیے سونا و ریشم حرام ہے۔

جس طرح عورت کا جمال بغیر داڑھی اور مونچھوں کے ہوتا ہے اسی طرح مرد کا جمال داڑھی اور مونچھوں میں ہے اور اسی میں مرد کا وقار ہے۔ اب ہر مرد خود سوچے کہ میری رجولیت کا رعب کس میں ہے، آیا داڑھی رکھنے میں یا داڑھی کٹوانے میں؟

داڑھی مبارک کے دینی و طبی فائدے:

۱۔ بار بار ٹھوڑی اور بالوں پر اُسترا پھیرنا بصارت کو بڑا نقصان دیتا ہے اور اس عمل سے آہستہ آہستہ نظر کم ہو جاتی ہے، جبکہ سنت رسول والے یعنی داڑھی رکھنے والے اس سے محفوظ رہتے ہیں۔

۲۔ داڑھی مبارک گلے اور سینے تک ضرر دینے والے جراثیم سے محفوظ رکھتی ہے۔

۳۔ مسوڑوں کو خارجی و داخلی امراض اور تکالیف سے کافی محفوظ رکھتی ہے۔

۴۔ داڑھی مبارک کو ہر روز تیل لگایا جاتا ہے جس سے گالوں کی کھال ترو تازہ رہتی ہے، جس طرح زمین پانی سے ترو تازہ رہتی ہے اور داڑھی موٹنے والے اس فائدے سے محروم رہتے ہیں۔

۵۔ داڑھی بڑھانے سے خنق جیسی خطرناک بیماری سے بچاؤ رہتا ہے۔

اسلام ایک جامع اور مکمل نظام کا نام ہے جس کی جامعیت اور اکملیت کا راز اسلام کا منبع و مصدر قرآن و سنت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا
كِتَابُ اللَّهِ وَ سُنَّةُ نَبِيِّهِ -“

(الموطا امام مالک رضی اللہ عنہ ص 1708)

ترجمہ: اے میرے صحابہ! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور دوسری اللہ تعالیٰ کے

رسول ﷺ کی سنت، جب تک ان کو تھامے رکھو گے تم گمراہ نہیں ہو گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی اس وقت اپنا ڈیرہ جمالیتی ہے جب قرآن و سنت سے اعراض کیا جائے یا ان میں کسی تیسری چیز کی آمیزش کی جائے۔ اسی منہج کو محفوظ کرنے کے لیے حکم بھی سنایا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے

فرمایا:

”مجھے اپنی امت پر اس بات کا ڈر ہے کہ ان میں گمراہ کرنے والے ائمہ ہوں گے یعنی وہ قرآن و سنت کے منہج کو ترک کر کے یا تو تیسری چیز کو رواج دیں گے یا آمیزش کریں گے۔“

اور حضور نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

”مَنْ رَغِبَ عَنِ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي“

(مسلم شریف ص 7187 و بخاری شریف ص 5063)

ترجمہ: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرے طریقے پر نہیں۔

بخاری شریف ص 5063 پر مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ

ڈرنے والا ہوں اور زیادہ متقی ہوں لیکن میں روزے بھی رکھتا

ہوں اور افطار بھی اُکرتا ہوں اور تہجد بھی پڑھتا ہوں اور آرام

بھی کرتا ہوں یعنی سوتا ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہیں

جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

اس حدیث اور اس سے قبل حدیث میں رسول کریم ﷺ نے واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا کہ منہج مومن نبی کریم ﷺ کا قول و فعل ہے۔ اور اگر حضور نبی کریم ﷺ کے قول و فعل و تقریر کے خلاف خواہ صحابی کا قول و فعل آجائے تو نبی کریم ﷺ کے خلاف ہوگا، سنت کے مخالف ہوگا اور یہ مخالف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کرے گا۔ جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کی رضا کا سبب نہیں بن سکتا، خواہ جتنے مرضی استدلالات اور اجتہادات اور استنباطات سامنے لائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کریم ﷺ کے راستے کو سمجھانے کے بعد واقعاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس منہج کو سینے سے لگایا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کے قریب آئے تو آپ نے حجر اسود کو خطاب کیا کہ: اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ ہی نفع دے سکتا ہے، اگر میں نے اللہ کے محبوب جان دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تیرا بوسہ ہرگز نہ لیتا۔ یعنی صرف اللہ کے رسول کی پیروی میں بوسہ لے رہا ہوں۔

اور فرمایا ہم رمل کیوں کرتے ہیں؟ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے مشرکین مکہ کو اپنی قوت دکھلانے کے لیے رمل کیا تھا۔ اب مشرکین مکہ میں نہیں ہیں۔ چونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے رمل کیا تھا اس لیے ہم پسند کرتے ہیں اور اس کو ترک نہیں کریں گے۔ گویا یہ رمل نبی کریم ﷺ کی پیروی میں کیا وگرنہ آج اس کی علت موجود نہیں ہے۔

اس سے پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ کے قول و فعل کے آجانے پر کسی اور

علت یا کسی کے قول و فعل کی کوئی قدر و منزلت نہیں رہتی، جس کا صحابہ کرام نے خود اعتراف کیا ہے۔

کسی کی رائے کتاب اللہ میں نہیں چل سکتی۔ ائمہ کرام کی رائے وہاں سنی جائے گی جس مسئلے میں قرآن خاموش ہو اور نہ ہی سنت رسول ﷺ میں وہ مسئلہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کی سنت جو حضور ﷺ نے جاری فرمائی اس میں کسی کی رائے کو کوئی اہمیت نہیں دی جاسکتی۔

آئیے! ہم صرف نبی کریم ﷺ جن کی ذات اقدس ہمارے لیے نمونہ ہے، ان کا قول و فعل دیکھیں کہ داڑھی مبارک کے بارے میں کیا ہے؟ پھر ان کے اقوال دیکھیں کہ انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ یا پھر ان کی تقریر دیکھیں کہ آیا داڑھی مبارک منڈوانے والے پر خاموشی اختیار فرمائی یا کوئی حکم صادر فرمایا؟ اب ہم صرف اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول کریم ﷺ کے فعل، پھر ان کے اقوال و تقاریر کو بالترتیب ذکر کرتے ہیں تاکہ سب مسلمانوں پر واضح ہو جائے کہ داڑھی مبارک کی کتنی بڑی شان ہے؟ یہ رسول گرامی و قار ﷺ کی پیاری سنت ہے۔

میرے مسلمان بھائیو! یہ تو ایک متفقہ بات ہے کہ تاجدار کائنات جان دو عالم حضرت محمد ﷺ سے بڑھ کر کائنات میں کوئی بھی خوبصورت نہ تھا اور نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ۔“

(بخاری شریف ص 3040)

(یعنی اللہ کے رسول ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا۔“

(بخاری شریف ص 3549)

(نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس پوری کائنات سے زیادہ حسین
و جمیل تھا۔)

کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے:

حسیناں جمیلاں دامنہ موڑ دتا
خدا نے محمد ﷺ بنا کے قلم توڑ دتا

نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک جو پوری دنیا کے حسینوں سے زیادہ حسین
تھا۔ کیا اس خوبصورت چہرہ رسول ﷺ پر داڑھی مبارک تھی یا نہیں؟ آئیے ذرا
احادیث پاک کے اوراق کی ورق گردانی کریں۔

(۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ“

(طبرانی فی الکبیر ص 664)

جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ وضو فرماتے تو داڑھی مبارک
کا خلال کرتے تھے۔

(۲) جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ وضو فرماتے تو ایک چلو پانی کالے کر
ٹھوڑی کے نیچے سے اس کے ساتھ داڑھی مبارک کا خلال کرتے اور فرمایا اسی
طرح میرے رب نے مجھے حکم دیا۔ محبوب خدا ﷺ کا داڑھی کا خلال کرنا
13 صحابہ نے نقل کیا ہے۔

(ابوداؤد شریف، ص 1455)

ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک
لمبی تھی جس کی وجہ سے وضو کرتے وقت خلال کرنا پڑتا۔ اگر آپ ﷺ کی داڑھی
مبارک کٹی ہوئی ہوتی یا قبضہ سے کم ہوتی تو خلال چہ معنی دارد؟

(۳) حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک بہت بڑی تھی۔

(۴) حضرت امام حسن بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

(شماکل ترمذی شریف، ص 8)

مذکورہ بالا احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک بڑی تھی، گھنی تھی اور بھاری تھی اور اس کے بہت زیادہ بال تھے اور وہ سینے کو ڈھانپتی تھی۔ اب کوئی مفکر اسلام یا عالم دین یا مفتی یا اجتہاد کرنے والا، کوئی بھی مسلمان یہ بات کہنے کی جرات نہیں کر سکتا کہ فلاں یہ کہتا ہے فلاں یہ کہتا ہے۔ میرے مسلمان بھائیو! ذرا سوچیں کہ ہم نے جس رسول گرامی قدر ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے ان کی داڑھی مبارک قبضہ سے کم نہیں ہوئی، بڑی ضرور ہوئی ہے لیکن قبضہ سے کم نہیں ہوئی۔ حضور ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی اسی سنت کو سینے سے لگایا چنانچہ ان کی داڑھیاں سنت رسول ﷺ کے مطابق تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کی سنت داڑھی مبارک پر غیرت مند مسلمان کے لیے یہ کافی ہے کیوں کہ جو کام نبی ﷺ نے کیا اس کو اپنی زندگی کا محور و مرکز بنا لینا چاہیے۔

آج حضور نبی کریم ﷺ کی تابعداری کر لو، کل قیامت میں آسانی ہوگی، پوری سنت رسول اپنے چہرے پر سجالو۔ حضور ﷺ کی پسند اپنی پسند بنا لو اسی میں خیر ہے ورنہ ممکن ہی نہیں کہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکو اور داڑھی کی اہمیت مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھ جائے اور منکرین حدیث اور غیرت و حمیت سے عریاں اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے والے جاہل مجدد، اسکالر اور شیخ

الاسلام و مفکر اسلام اور ڈاکٹر و پروفیسر سنت رسول ﷺ کی توہین کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ داڑھی کے چھوٹے یا بڑے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹواؤ۔

(بخاری شریف، ص 5892)

جو لوگ داڑھی کترواتے ہیں، سنت رسول ﷺ سے کم رکھتے ہیں، وہ لوگ بتلائیں کہ وہ کس کی سنت ادا کر رہے ہیں؟ لیکن پھر بھی اگر کوئی مسلمان اس کو اپنے چہرے پر بوجھ تصور کرتا ہے تو پھر گویا اس نے نبی کریم ﷺ کے امر میں گستاخی کی اور اس کو غلط جانا اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے امر میں یعنی حکم میں خطا تصور کرتا ہے وہ گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔ داڑھی اگر خوبصورتی کا مظہر نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی نبی کو داڑھی عطا نہ فرماتا۔ گویا داڑھی انبیاء سابقین کی بھی سنت متواترہ ہے جس سے داڑھی کی شان و عظمت مزید نکھر جاتی ہے کیونکہ جب داڑھی دین اسلام میں ہے تو بغیر داڑھی والا بے دین سمجھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فطرت اسلام پر قائم رکھے اور اس سے اعراض و انحراف کرنے اور تاویلات کرنے سے بچائے۔ آمین!

ان روایات سے روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ داڑھی رکھنا سنت رسول ﷺ ہے اور تمام انبیائے کرام کی بھی سنت ہے بلکہ فطرت الہی ہے اور دین ہے اور داڑھی نہ رکھنا مشرکوں، یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور بے دین لوگوں کا فعل ہے۔ داڑھی مونڈھنا رسول کریم ﷺ کے نزدیک ناپسندیدہ فعل ہے اور داڑھی منڈوانے والے کی طرف نبی پاک ﷺ نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی کا کاٹنا اسلام اور دین کے بلکہ انسانیت کے بھی

خلاف ہے۔

نبی کریم ﷺ کی محبت کے طلبگارو! اگر تمہیں رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے تو داڑھی رکھو اور سنت کے مطابق رکھو، عاشق بنا بڑا مشکل ہے۔ دعویٰ تو محبت رسول ﷺ کا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کے حکم کے خلاف داڑھیوں کو منڈوا کر کٹوا کر محبت اور عشق رسول ﷺ کے دعوے کرتے ہیں، وہ محبت رسول ﷺ کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت کے تارک بھی ہو، نافرمانی بھی کرتے ہو اور ان سے محبت کے دعوے دار بھی ہو۔ یہ عجیب بات ہے اگر اس محبت رسول ﷺ میں سچے ہو تو نبی پاک ﷺ کی پیاری پیاری سنت داڑھی مبارک بھی رکھو تا کہ پتہ چل جائے کہ یہ کلمہ پڑھنے والا امتی اپنے نبی ﷺ کا تابع دار ہے اور اب وہ داڑھی کو منڈھوانے یا کتروانے سے قطعاً گریز کرے گا۔ تابع دار امتی وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی نہ کرے بلکہ سنت رسول ﷺ کو سینے سے لگائے۔ ارشادِ بانی ہے:

”وَمَا تَكُمُ الرُّسُولُ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوا۔“

(سورۃ الحشر)

(اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دیں، اسے لے لو اور جس

سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔)

اسی طرح حدیث شریف میں بھی ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

”مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ۔“

(بخاری شریف ص 7288)

(جس چیز سے تم کو روکوں اس سے رک جاؤ)

اس لیے حضور ﷺ نے داڑھی رکھنے کا حکم فرمایا ہے، اب جو داڑھی کٹوائے یا منڈوائے اور پھر بھی محبت رسول ﷺ کا دعویٰ کرے تو خود ہی فیصلہ کر لو کہ اس جیسا کوئی جھوٹا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جسے نبی پاک ﷺ کی پیاری شکل و صورت پسند نہیں وہ کل قیامت کے دن یہ امید رکھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے جام کوثر پیوں گا؟ حوض کوثر کا پانی رحمت کائنات اسے عطا فرمائیں گے جو نیک اعمال اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرے گا۔

اللہ کے محبوب تاجدار کون و مکان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جہاں داڑھی مبارک کو رکھنے کا حکم فرمایا ہے وہاں داڑھی کے سفید بالوں کو اکھاڑنے سے بھی منع فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے:

”سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ جس کے اسلام میں داخل ہونے کے بعد سفید بال ہوئے وہ قیامت کو اس کے لیے نور ہوگا۔“

(بخاری شریف، ص 7468)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو داڑھی کی عظمت کو پہنچانے اور اطاعت رسول کریم ﷺ کی توفیق عطا فرمائے۔

آج اگر کسی مسلمان کو کہا جائے کہ بھائی داڑھی رکھو، اس کو منڈوانا چھوڑ دو تو غصے میں آ کر کہیں گے کہ تم مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے ہو؟

افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ جب تک ہر مسلمان اپنے ایمان کو زندہ نہ رکھے تو اس کو اچھی بات بھی بری لگتی ہے۔ ہم اسلام کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور پھر اسی اسلام کو اپنے عمل سے بدنام بھی کرتے ہیں۔ داڑھی کو کٹوانا اور منڈوانا

جہاں تخلیق باری تعالیٰ میں تبدیلی کی جرات ہے وہاں نبی کائنات ﷺ کی سیرت و نمونہ سے انحراف بھی ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اے مسلمان! تو نماز بھی پڑھتا ہے، روزے بھی رکھتا ہے، حج کا فریضہ بھی ادا کرتا ہے، زکوٰۃ بھی دیتا ہے، محبت رسول ﷺ کا بھی دم بھرتا ہے، اس کے باوجود قیامت کے دن داڑھی چہرے پر نہ ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے تجھے دیکھ کر اپنا چہرہ مبارک موڑ کر کہہ دیا کہ داڑھی منڈوانے کا حکم تم کو کس نے دیا تھا تو ذرا سوچ تو کیا جواب دے گا؟ اس دن کوئی جواب نہ بن پڑے گا۔ آج اگر کہا جائے سنت رسول ﷺ کا احترام کرو تو بہانے بنانے لگتا ہے کہ اگلے سال داڑھی رکھ لوں گا، یا شادی کے بعد رکھ لوں گا۔ کیا گارنٹی ہے کہ اتنی دیر زندہ رہے گا؟ اے مسلمان تو ہر روز نبی پاک ﷺ کی سنت کو کاٹ کر داڑھی مبارک کی توہین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں میں محبت رسول اللہ ﷺ پیدا کرے، اور داڑھی مبارک اپنے چہرے پر سجانے کی توفیق عطا فرمائے۔

داڑھی نہ رکھنا، جہاں کافروں سے مشابہت ہے وہاں عورت بننے کی خواہش کی تکمیل بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو تجھے مرد بنایا ہے اور مرد و عورت میں داڑھی کا فرق رکھا ہے، لیکن مسلمان داڑھی کو منڈوا کر عورت بننے کے شوق میں لعنت کے مستحق ہوتے ہیں۔

حنفی مذہب کے مشہور عالم ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار

شرح الدر المنثور ج 4 ص 418 میں فرماتے ہیں:

وَيَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ اللَّحْيَةِ أَيْ حَلْقَهَا۔

مرد پر داڑھی کا موٹنا حرام ہے۔

ائمہ اربعہ کی مستند کتابوں سے تصریحات نقل کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ

فرمائیں:

(۱) حنفی مذہب:

احناف کے نزدیک داڑھی رکھنا واجب ہے اور داڑھی کا کاٹنا حرام ہے۔ اور ایک مٹھی سے کم ہو تو کتر وانا کسی کے ہاں بھی مباح نہیں ہے، جیسا کہ آج کل کے مغربی ذہن کے لوگوں کی عادت ہے، چنانچہ فقہ حنفی کے مشہور فتاویٰ شامی میں ہے:

”واما لاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض

المغاربة ومخنة الرجال فلم يبحه اخذ كلها فعل

يهود الهند ومجوس الاعاجم۔

(در المختار علی رد المختار ۲: ۴۱۸)

ترجمہ: اور داڑھی کتر وانا جبکہ وہ ایک مشت سے کم ہو جیسا کہ

بعض مغربی لوگ اور ہجڑے قسم کے آدمی کرتے ہیں، اس کو

کسی نے جائز نہیں کہا اور پوری داڑھی صاف کر دینا تو

ہندوستان کے یہودیوں اور عجم کے مجوسیوں کا فعل تھا۔

ہاں اگر داڑھی ایک مشت سے بڑھ جائے تو اس سے زائد حصہ اگر کاٹنا

چاہے تو کاٹ سکتا ہے۔ اگر کسی نے زیادہ داڑھی بڑھالی تو اس کو چاروں طرف

سے کاٹ کر درست کر سکتا ہے بشرطیکہ ایک مشت سے کم نہ ہو جائے اور بڑھی ہوئی

داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا یہ جائز ہے بلکہ بہتر ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے:

”ولا باس اذا طالت لحيته ان ياخذ من اطرافها
 ولا باس ان يقبض على لحيته فان زاد على قبضته
 منها شيء جزء وان كان مازاد طويلة تركه كذا في
 المتلقط والقص سنة فيها وهوان يقبض الرجل
 لحيته فان زاد منها على قبضة قطعه كذا ذكر محمد
 رحمه الله تعالى في كتاب الاثار عن ابي حنيفة
 رحمه الله تعالى قال و به ناخذ كذا في محيط
 السرخسي -

(عالمگیری ۵: ۳۵۸ کتب الکراہیۃ)

ترجمہ: اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگر داڑھی ایک مشت سے
 زیادہ بڑھ جائے تو چاروں طرف سے کاٹ کر برابر کر لے اور
 اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ آدمی اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑ
 لے جو کچھ اس سے زیادہ ہو تو اس کو قطع کر دے، لیکن اگر مٹھی
 سے بڑھی ہوئی داڑھی، زیادہ لمبی ہو چکی ہے تو اس کا قطع کرنا
 مناسب نہیں ہے بلکہ ایسے ہی چھوڑ دینا چاہیے۔ ملتقط میں
 ایسا ہی لکھا ہے، البتہ چاروں طرف سے برابر کر سکتا ہے اور
 داڑھی کتر وانا جبکہ ایک مشت سے زائد ہو سنت ہے یعنی
 مشت سے زائد حصہ کتر وانا سنت ہے۔ امام محمد علیہ الرحمۃ نے
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب الاثر میں ایسا ہی نقل کیا
 ہے اور کہا کہ ہمارا یہی معمول ہے۔ علامہ سرخسی نے محیط میں
 اسی طرح کہا ہے۔

(۲) شافعی مذہب:

شوافع کے نزدیک داڑھی کا منڈوانا حرام ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الام میں اس کی تصریح کی ہے اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ داڑھی کا بڑھانا فطرت سے ہے اور اس کو کاٹنا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ فقہ شافعی کی کتاب ”شرح العباب“ اور شرح مہذب میں ہے:

”فی شرح العباب قال الاذری: الصواب تحريم

حلقها جملة لغير علة بها وقال بن الرفعة: بان

الشافعي نص الام على التحريم -

وقال النووي: سبق في الحديث ان اعفاء اللحية من

الفطرة فالاعفاء بالمد قال الخطابي وغيره هو

توفيرها وتركها بلاقص كره لنا قرصها كفعل

الاعاجم -

(شرح مہذب، ۱: ۲۹۰)

ترجمہ: شرح عباب میں امام اذری فرماتے ہیں کہ بلا عذر

داڑھی کا منڈوانا حرام ہے۔ ابن رفاعہ فرماتے ہیں کہ امام

شافعی نے اس کے حرام ہونے کی تصریح کتاب الام میں کی

ہے۔ اور امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث میں یہ بات گزر

چکی ہے کہ داڑھی کا بڑھانا فطرت سے ہے، خطابی وغیرہ

فرماتے ہیں کہ داڑھی کو کتروائے بغیر بڑھانا چاہیے اور ہم اس

بات کو پسند نہیں کرتے کہ داڑھی کو کتروائیں، جیسا کہ عجمی

لوگ کرتے ہیں۔

(3) مالکی مذہب:

مالکیہ کے ہاں داڑھی کا صاف کرنا حرام ہے اور کٹانا بھی، جب کہ اس سے آدمی مثلہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ فقہ مالکی کی کتاب ”الابداع منارالابتداء“ اور ”شرح الخطاب علی مختصر الخلیل“ میں ہے۔

مذہب السادة المالكية حرمة حلق اللحية وكذا قصها اذا كان يحصل به مثلة كذا في الابداع في منارالابتداء وفي شرح الخطاب علی مختصر الخلیل وحلق اللحية لا يجوز۔

ترجمہ: کبار مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے اور اسی طرح داڑھی کا کتروانا بھی حرام ہے۔ جیسا کہ الابداع فی منارالابتداء میں ہے اور شرح الخطاب میں ہے کہ داڑھی منڈانا جائز نہیں ہے۔

(4) حنبلی مذہب:

حنابلہ کے ہاں داڑھی کا کاٹنا حرام ہے اور بڑھانا لازمی ہے چنانچہ فقہ حنبلی کی کتاب ”شرح منتهی الارادات“ اور ”انصاف“ میں ہے کہ

”منهم من صرح المعتمد حرمة حلقها ومنهم من صرح بالحرمة ولم يحك خلافا كصاحب الانصاف يعلم ذلك من شرح المنتهين وشرح منظومة الادب وغيرها ويعنى لحيته ويحرم حلقها كذا في شرح منتهى الارادات (۱: ۴) وفي الانصاف ويعنى

لحيته وقال ابن الجوزي في المذاهب ما لم يستهجن
طولها ويحرم حلقها۔

(الانصاف: ۱: ۱۲۱)

ترجمہ: اس بات پر تصریح ہے کہ داڑھی کا منڈوانا حرام ہے اور اس حرمت پر کسی نے خلاف نقل نہیں کیا، اسی طرح شرح منتہی الارادات میں ہے کہ داڑھی کو بڑھایا جائے اور اس کا کاٹنا حرام ہے اور انصاف میں ہے کہ داڑھی کو بڑھایا جائے۔ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اتنی زیادہ لمبی نہ کی جائے، یعنی ایک مشت سے زیادہ لمبی نہ کریں کہ بری معلوم ہونے لگے اور داڑھی کا منڈوانا حرام ہے۔

ان تصریحات سے داڑھی کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کسی چیز پر مذاہب اربعہ کے اتفاق کا معنی یہ ہوتا ہے کہ امت محمدیہ میں کوئی بھی اس کا مخالف نہیں، لہذا اگر کوئی اختلاف کرے تو اس کو اختلاف نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کو شریعت کی مخالفت کہا جائے گا۔

(درمختار، ص 560)

(ب) جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے تو اس فعل کا کرنا گناہ کبیرہ ہے اور مرتکب گناہ کبیرہ فاسق ہے، فقہائے کرام نے تصریح کی ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی یعنی عملاً حرام ہے۔ اور داڑھی منڈا صرف فاسق ہی نہیں بلکہ فاجر بھی ہے اور اس کا یہ گناہ کبیرہ علانیہ ہے، لہذا اگر نماز تراویح کی امامت کے لیے کوئی صالح باشرع حافظ میسر نہ ہو تو کسی صالح دیندار باشرع کو امام بنا کر اس کے پیچھے سورتوں سے نماز تراویح پڑھ لی جائے۔ داڑھی منڈے

حافظ کی اقتداء میں نماز تراویح نہ پڑھے اگر مسجد کمیٹی ایسے داڑھی منڈے حافظ، قاری کو یا جو ایک مشیت سے کم داڑھی رکھتا ہو اس کو تراویح سنانے کے لیے موقع دیتے ہیں تو انہیں سب سے پہلے مسئلہ سمجھایا جائے، اگر کمیٹی والے مان جائیں تو بہتر ورنہ داڑھی منڈے حافظ، قاری کو امامت کے لیے مقرر کرنے کا گناہ کمیٹی پر ہوگا۔

مزید تفصیل کے لیے اکابر علماء کے فتاویٰ سے بھی عبارت نقل کیے دیتا

ہوں:

”فاسق کا امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے اگر کوئی نماز پڑھے تو بکراہت تحریم ادا ہو جاتی ہے اور اگر اس کا ثبوت کفر ہو جائے تو ہرگز نماز نہیں ہوتی، اول تو اس کے پیچھے نہ پڑھے اور اگر پڑھے ہی لے تو اس کا اعادہ کر لینا چاہیے۔ داڑھی رکھنا واجب ہے، داڑھی منڈوانے والا فاسق ہے اس کے پیچھے نماز (مکروہ تحریمی) ہے۔“

داڑھی رکھنا واجب ہے اور قبضہ سے کم کٹانا حرام ہے:

بخاری اور مسلم میں ہے:

لقوله عليه السلام خالفوا المشركين واعفوا اللحى -

وفي درالمختار يحرم على الرجل قطع لحية وفيه

والسنة فيها القبضة -

ترجمہ: کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی

مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

اور در مختار میں ہے کہ مرد کے لیے واڑھی کا کاٹنا حرام ہے اور
واڑھی رکھنے کی مسنون مقدار ایک مشت ہے۔

مفتی محمد عبدالحکیم واڑھی منڈانے اور کٹوانے والے کے متعلق فرماتے

ہیں:

” وہ شخص فاسق اور سخت گنہگار ہے، اس کو امام بنانا ناجائز
ہے کیونکہ اسکے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے اور وہ واجب
الابانت ہے اور امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے، اس لیے اس
کو امام بنانا ناجائز ہے۔“

مفتی محمد ظہور احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

” ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، بشرطیکہ اس سے بہتر
نماز پڑھانے والا موجود ہو۔“

واڑھی قبضہ سے کم کرنا حرام ہے بلکہ یہ دوسرے گناہوں سے بھی بدتر
ہے، اس لیے کہ اس کے علانیہ ہونے کی وجہ سے اس میں دین اسلام کی کھلی
توہین ہے اور اللہ ورسول اللہ ﷺ سے بغاوت کا اعلان ہے۔ اسی لیے فقہائے
کرام نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان میں علانیہ کھائے پیئے، وہ واجب
القتل ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر شریعت کی مخالفت کر رہا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

کالامتی معافی الامجاہرین۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: میری پوری امت لائق عفو ہے مگر علانیہ گناہ کرنے
والے معافی کے لائق نہیں۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ دوسرے گناہ کسی خاص وقت میں ہوتے ہیں مگر

داڑھی کٹانے کا گناہ ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے، سو رہا ہو تو بھی گناہ ساتھ ہے حتیٰ کہ نماز وغیرہ عبادت میں مشغول ہونے کی حالت میں بھی اس گناہ میں مبتلا ہے۔ قوم لوط کے اسباب عذاب میں داڑھی کٹانا بھی ہے۔ غرضیکہ داڑھی کٹانے یا منڈانے والا فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے، اس لیے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر ایسا شخص امام بن گیا اور مسجد کی انتظامیہ نے بنا دیا اور ہٹانے پر بھی قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں صالح امام تلاش کرے، اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے، اس کا وبال و عذاب مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔

حضرت علامہ حافظ عارف باللہ پیر محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ میرپوری خلیفہ مجاز حضرت پیر شیخ امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

”داڑھی منڈانا اور شرعی حد سے آگے کترانا، ناجائز و حرام ہے۔ اس کا مرتکب فاسق و مردود الشہادت ہے۔ اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔“

جو حافظ داڑھی منڈواتے یا کتراتے ہیں وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب، فاسق ہیں۔ تراویح میں بھی ان کی امامت جائز نہیں اور ان کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی یعنی عملاً حرام ہے اور جو حافظ صرف رمضان شریف میں داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں صاف کر دیتے ہیں، ان کا بھی یہی حکم ہے۔ ایسے شخص کو فرض نماز اور تراویح میں امام بنانے والے بھی فاسق اور گنہگار ہیں۔

داڑھی رکھنا واجب اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ داڑھی نہ رکھنا گناہ کبیرہ ہے، جو نہیں رکھتا وہ مرتکب کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ فاسق ہے۔ ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسلمانو! داڑھی کٹانا چھوڑ دو:

ساری دنیا کے مسلمانوں سے مودبانہ گزارش ہے کہ اے اسلام کو چاہنے والو! رسول کریم ﷺ سے محبت کرنے والو ہر شخصیت اپنے چہرے اور کردار سے پہچانی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاجدار کائنات فخر آدم و بنی آدم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رخ انور پر داڑھی مبارک کا نور دیکھ کر ہی دشمنوں نے اعتراف کیا تھا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔ داڑھی مبارک رکھنا حضور نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرہ امتیاز تھا اور وہ اس کو اطاعت خیال کرتے تھے اس لیے انہوں نے اپنے چہروں پر داڑھی مبارک کا نور سجایا ہوا تھا۔

قرآن و سنت سے دور ہٹ کر عمل کرنے و لا دین اسلام کی مقرر کردہ حدود سے خارج ہو جاتا ہے، جو اس کی شقاوت کی دلیل ہے۔

نبی کائنات تاجدار کونین محمد مصطفیٰ ﷺ جو پوری کائنات سے افضل و اعلیٰ اور دو جہان سے، اولین و آخرین سے خوبصورت ہیں۔ ان کی داڑھی مبارک گھنی، ابھاری اور سینے کو ڈھانپنے ہوئے تھی۔ اب جو داڑھی نہیں رکھتا وہ یا تو نبی کریم ﷺ کے چہرے کو ناپسند کرتا ہے اور یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، مشرکوں کے چہروں کو پسند کرتا ہے، وہ خالق کائنات کا نافرمان ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا تارک ہے۔ اور وہ حضرات جو نمازی ہیں اور حج کی سعادت بھی ان کو نصیب ہوئی ہے۔ زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں، وہ اگر داڑھی منڈواتے یا کتراتے ہیں ان کی حالت عام مسلمانوں سے بھی زیادہ قابل رحم ہے۔ اس لیے کہ وہ فرائض کی بجا آوری کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے گھر میں

بھی گناہ کبیرہ سے باز نہیں آتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عبادت قبول ہے جو گناہوں سے پاک ہو، بعض اکابر نے حج مقبول کی علامت یہ لکھی ہے کہ حج سے مسلمان کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے یعنی وہ حج نماز، روزہ، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں زندگی گزارے اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے، جس مسلمان کی زندگی میں عبادات سے کوئی تغیر نہیں آتا اگر وہ پہلے بھی فرائض کا تارک تھا اور اب بھی فرائض کا تارک ہے تو ایسے مسلمان کی عبادت میں کوئی کمی ضرور ہے۔

کس قدر حسرت اور افسوس کا مقام ہے کہ آدمی حج کی ادائیگی کے لیے ہزاروں روپے اور پونڈ، ڈالرز کے مصارف بھی اٹھائے اور سفر کی مشقتیں بھی برداشت کرے، اس کے باوجود اسے گناہوں سے توبہ کی توفیق نہ ہو تو جیسا حج پر گیا تھا ویسا ہی واپس آ گیا تو وہ حج کے ثواب اور برکات و ثمرات سے محروم رہے گا۔

داڑھی مبارک منڈوانے کا کبیرہ گناہ ایک اعتبار سے چوری اور زنا سے بھی بدتر ہے کہ وہ وقتی گناہ ہیں لیکن داڑھی مبارک منڈوانے والا چوبیس گھنٹے گناہ میں مبتلا رہتا ہے۔ مسلمان داڑھی منڈوا کر نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، روزہ رکھتا ہے اور حج ادا کرتا ہے لیکن اسکی منڈی ہوئی داڑھی کے باعث عین عبادت کے دوران بھی نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے اس پر لعنت برتی ہے اور وہ عین عبادت کے دوران بھی گناہ اور حرام کا مرتکب ہے۔

مجھے ایسے مسلمانوں کو جو داڑھی منڈواتے ہیں، دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے، موت کسی وقت بھی آسکتی ہے، اگر داڑھی منڈوائی ہوئی ہو اور موت واقع ہوئی تو قبر میں نہ کوئی بھائی آئے گا نہ ماں باپ آئیں گے اور نہ کوئی

رشتہ دار آئیں گے، قبر میں محبوب خدا سید المرسلین جان دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت ہوگی تو کس منہ سے چہرہ انور کا سامنا کریں گے؟
سوچ لو مسلمانو!

سنا ہے کہ آپ ہر انسان کی قبر میں تشریف لاتے ہیں
میری قبر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

مجھے بار بار یہ خیال آتا ہے کہ زنا گناہ کبیرہ ہے، شراب نوشی اور سود خوری
وغیرہ یہ بہت بڑے گناہ ہیں مگر وہ سب کے سب رزاق گناہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا
ارشاد مبارک ہے کہ

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ - (صحيح سنن)

یعنی جب زنا کار زنا کرتا ہے وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

اس حدیث کا مطلب مشائخ عظام نے یہ لکھا ہے کہ زنا کے وقت ایمان
کا نور اس سے جدا ہو جاتا ہے اور زنا کے بعد وہ نور ایمانی مسلمان کے پاس واپس
آجاتا ہے مگر قطعہ لہجہ یعنی داڑھی منڈوانا یا کتر وانا ایسا گناہ ہے جو ہر وقت اس
کے ساتھ رہتا ہے، نماز پڑھتا ہے تو بھی گناہ ساتھ ہے، روزہ کی حالت میں اور حج
کی حالت میں بھی، غرض ہر عبادت کے وقت یہ گناہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔

پس جو حضرات حج و زیارت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں ان کا فرض
ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے
اپنی مسخ شدہ شکل کو درست کریں اور اس گناہ سے سچی توبہ کریں اور آئندہ ہمیشہ کے
لیے اس فعل حرام سے بچنے کا عزم کریں۔

ورنہ ایسا نہ ہو کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کے مصداق بن

جائیں۔

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود

چوں باز آید ہنوز خر باشد

ترجمہ: حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا اگر مکہ بھی چلا جائے، جب واپس آئے گا تب بھی گدھا ہی رہے گا۔

مسلمانوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہ روضہ رسول ﷺ پر سلام پیش کرنے کے لیے کس منہ سے دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کو داڑھی منڈی ہوئی بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر کتنی اذیت ہوتی ہوگی۔

استفتاء

سوال :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ داڑھی منڈوانے والے حافظوں کو نماز تراویح میں امام بنانا اور ان کے پیچھے نماز تراویح جائز ہے یا نہیں؟ مساجد کی کمیٹیوں کے افراد کا ایسے حافظوں کو مساجد میں نماز تراویح یا فرضی نماز پڑھانے کی اجازت دینا کیسا ہے؟

السائل

محمد ظفر اقبال

ہیکمنڈ وائیک ڈیویز بری یارک شار

الجواب وَ مِنْهُ الصِّدْقُ وَ الصَّوَابُ:

اس بات پر اہمیت کا اجماع ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے اور ایک مٹھی سے کم کرنے کی صورت میں کتر وانا بھی حرام ہے داڑھی رکھنا واجب ہے۔ اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ داڑھی نہ رکھنا گناہ کبیرہ ہے جو نہیں رکھتا وہ مرتکب گناہ کبیرہ فاسق ہے، ایسے شخص ایسے حافظ کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے اور ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس گناہ کبیرہ سے فوراً توبہ کرے اور داڑھی سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق رکھے اور ایسے بے داڑھی یا کتر وانا والے حافظوں کو چاہیے کہ رمضان المبارک جیسے بابرکت مقدس ماہ میں نماز تراویح کے امام بن کر خود اپنی اور دوسروں کی نماز تراویح خراب نہ کریں اور

اگر قرآن پاک بھولنے کا اندیشہ ہے تو داڑھی سنت رسول ﷺ کے مطابق رکھ کر
 پھر امامت کریں۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے صدقے نیکی کی توفیق عطا کرے
 اور ادب رسول اللہ ﷺ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی
 بانی مدرسہ نور عالم جامعہ الحکیم بریڈ فورڈ

فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(الف) کیا واڑھی منڈوانا صرف حنفی مذہب میں ناجائز و حرام ہے یا مذاہب اربعہ میں بھی حرام ہے، اگر چاروں ائمہ کے نزدیک واڑھی کتروانا حرام ہے اور رکھنا واجب ہے تو دلائل سے جواب دیں۔

(ب) واڑھی منڈے حافظ قرآن یا کتروانے والے حافظ قرآن کو فرض نماز میں یا نماز تراویح میں امام بنانا اور اسکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(ج) مساجد کمیٹیوں کا ایسے حافظ قرآن کو مساجد میں نماز تراویح پڑھانے کی اجازت دینا کیسا ہے؟

برائے مہربانی تفصیل کے ساتھ اور دلائل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔

السائل

محمد مصطفیٰ، بریڈ فورڈ

۵ رمضان المبارک، ۵ ستمبر ۲۰۰۸ء

الجواب، منہ الصدق و الصواب

(الف) اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ واڑھی منڈوانا حرام ہے اور ایک مٹھی یعنی قبضہ سے کم کرنے کی صورت میں کتروانا حرام ہے۔ ائمہ اربعہ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ

اور حنبلیہ سب کا اتفاق ہے کہ داڑھی منڈوانا اور ایک مشت سے کم کرنا یا ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں کتروانا حرام ہے۔ فتاویٰ شامی و عالمگیری، درمختار علی ردالمختار۔

(ب) اگر نماز تراویح کی امامت کے لیے کوئی صالح باشرع حافظ قرآن میسر نہ ہو تو کوئی صالح دیندار باشرع مرد کو امام بنا کر اس کے پیچھے آخری دس سورتوں سے نماز تراویح پڑھ لی جائے، داڑھی منڈے حافظ قرآن کی اقتداء میں نماز تراویح نہ پڑھے، اگر کسی مسجد میں ایسا مسئلہ کھڑا ہو جائے تو لوگوں کو سب سے پہلے مسئلہ سمجھایا جائے، اگر لوگ سمجھدار ہیں تو سنت رسول ﷺ کی عظمت کو سمجھ جائیں گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

اس سے پتہ چلا کہ داڑھی رکھنا واجب ہے اور قبضہ سے کم کرنا اور کٹانا حرام ہے۔ درمختار میں ہے کہ مرد کے لیے داڑھی کا ٹنا حرام ہے اور داڑھی رکھنے کی مسنون مقدار ایک مشت یعنی قبضہ ہے۔ جو حافظ قرآن، مولوی داڑھی کترواتے ہیں ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، ایسے حافظوں کی اقتداء جائز نہیں اور انکی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو حافظ قرآن رمضان المبارک میں داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں منڈا دیتے ہیں وہ بھی اسی حکم میں ہیں، ایسے شخص کو امام بنانا گناہ ہے۔ وہ سنت رسول ﷺ کے ساتھ مذاق کرتا ہے۔

(ج) مساجد کے ذمہ داروں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے، داڑھی کے مسئلہ کی اہمیت کو سمجھنا ضروری ہے اگر سنت رسول اللہ ﷺ کی اہمیت کو نہیں سمجھتا تو اسکو شریعت کا مخالف سمجھا جائے گا۔ الغرض امت محمدیہ کا اور علمائے کرام و مفتیان عظام کا یہی فیصلہ ہے کہ داڑھی رکھنا واجب ہے اور کتروانے والے کو امام بنانا جائز نہیں۔

- اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ داڑھی سنت متواترہ ہے اس کی سنیت قطعی الثبوت ایسی سنت کی توہین و تحقیر بالا جماع کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)
- ☆ جس نے میری سنت کی حفاظت کی اللہ نے اسے باعزت کر دیا۔
- ☆ جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھ سے محبت کی۔
- ☆ تم پر میری سنت کی پیروی کرنا لازم ہے۔
- ☆ جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں۔

صاحبزادہ: محمد حنیف رضا، بریڈ فورڈ

الجواب صحیح و المجیب مصیب -

شیخ الحدیث مولانا پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی
 خادم علم جامعہ بھکھی شریف نزیل بریڈ فورڈ انگلینڈ
 ۶ ستمبر ۲۰۰۸ - واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم -

مذکورہ جواب درست ہے اور جواب دینے والا مصیب ہے۔ داڑھی منڈوانا یا کٹوا کر حد شرع سے کم رکھنا محققین کے نزدیک حرام ہے شیخ محقق، محقق علی الاطلاق بالاتفاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو ہندوستان کے اکثر علماء کے استاد ہیں، فرماتے ہیں:

حلق کردن لحيہ حرام است و روش افرنج و ہنود و جو القیان
 است کہ ایشان راقلندریہ گویند و گزاشتن آن بقدر قبضہ واجب
 است۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۲۱۲-۱)

مطلب یہ ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے، انگریزوں، ہندوؤں اور قلندریوں کا طریقہ ہے اور داڑھی کو ایک مشت تک چھوڑ دینا واجب ہے۔ اسی

طریقہ سے درمختار مع شامی صفحہ ۲۶۱-۵ میں ہے:

يَحْرُمُ عَلَى الرَّجَالِ قَطْعُ اللَّحِيَّةِ -

مراد ہے کہ مرد کو اپنی داڑھی کا ٹٹا حرام ہے۔ اسی طرح رد المحتار صفحہ ۱۱۳-۲ میں علامہ ابن عابدین شامی نے بحر الرائق صفحہ ۲۸۰-۲ میں شیخ زین الدین ابن نجیم مضرى نے اور فتح القدير صفحہ ۲۷۰-۲ میں امام ابن ہمام اور طحاوی علی مرآتی الفلاح صفحہ ۳۷۲ مطبوعہ قسطنطنیہ میں ہے۔

امام طحاوی کے الفاظ یہ ہیں:

الْأَخْذُ مِنَ اللَّحِيَّةِ وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ (أَي الْقَدْرِ

الْمَسْنُونِ وَهُوَ الْقُبْضَةُ) كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَ

مَخْنَثَةُ الرِّجَالِ لَمْ يَبْحَثْ أَحَدٌ وَ أَخَذَ كُلُّهَا فَعَلَّ يَهُودُ

لهند و مجوس الا عاجم -

مراد یہ کہ داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس کا کاٹنا جس طرح کہ بعض مغاربہ اور مخنثہ الرجال کا طریقہ ہے کسی کے نزدیک حلال نہیں اور ساری داڑھی صاف کرنا یہ کام تو ہندوستان کے یہودیوں اور ایران کے مجوسیوں کا ہے۔

مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ داڑھی منڈوانا یا حد شرعی سے کم رکھنا

حرام اور گناہ ہے جس کا فاعل مرتکب گناہ ہونے کی وجہ سے فاسق ہے اور علانیہ

ارتکاب کرنے کی وجہ سے فاسق معلن ہے، اس لیے اس کو امام بنانا جائز نہیں، نہ

فرائض کی نماز کا، نہ نوافل کی نماز کا۔ اس کے پیچھے پڑھی گئی تمام نمازیں واجب

الاعادہ ہیں۔

علامہ مفتی محمد انصاری قادری 19/08/1429ء

خطیب جامع مسجد جمعیت تبلیغ الاسلام، ٹالر لین بریڈ فورڈ 9

الحمد لله الذى خلق فسوى والصلوة والسلام على
 من جاء بالنور والهدى وفاق نورة نور الشمس فى
 الضلحى و على اله واصحابه واهل بيته اولى التقى
 ومن اتبعهم باحسان من اهل الامصار والقري :
 اما بعد

فان حلق اللحية منكر فظيع وذنوب شنيع
 كما هو مصرح فى الاحاديث الصحيحة وكتب
 المذاهب الاربعة - وانى لم ازل ابغض حلق اللحية
 وقصرها اذ ولدت والحمد لله فى اسرة صالحة
 وترعرعت فى حبور الصالحين وكانت نشأتى فى
 احضان الاساتذة الكاملين، والعلماء الربانيين
 العارفين ورايت فى ديار كشمير فى باكستان
 والهند الاهتمام فى العوام والخواص باعفاء اللحية
 حتى ان العوام لا يصلون خلف حلق اللحية
 وقاصرها ولو كانوا بانفسهم يحلقون لحاهم وبما انه
 قد طال وامتد عهد استعمار الافرنج فى الهند وانى
 اتعجب من امر المسلمين الذين لا يتبعون النبى
 العربى الامى ﷺ -

الفصل الاول

فى الاحاديث النبوية على صاحبها الصلوة والسلام
مع شرحها، وبيان ما يستنبط منها
(اعفاء اللحية، وقص الشارب من الفطرة)

عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ :
عَشْرُمِنَ الْفِطْرَةِ ، قَصُّ الشَّارِبِ ، وَاعْفَاءُ اللِّحْيَةِ ،
وَالسِّوَاكُ ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ ، وَغَسْلُ
الْبَرَاجِمِ ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ ، وَانْتِقَاصُ
الْمَاءِ

قال زكريا (احد رواة الحديث):

قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْبُضَةُ
قال وكيع: انْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْإِسْتِنْجَاءَ رَوَاهُ

مسلم وابوداود

(اخرجه مسلم برقم (٢٦١) ابوداود برقم (٥٣) طهارة)

قال الشيخ فى بذل المجهود شرح سنن ابى داود فى تفسير قوله ﷺ:

عَشْرُمِنَ الْفِطْرَةِ اى: عشر خصال من سنن الانبياء

الذين امرنا ان نقتدى بهم فى قوله تعالى: (أُولَئِكَ

الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِهِ) (الانعام/ ٩٠)

فكانا فطرنا عليها، كذا نقل عن اكثر العلماء، او المراد: السنة

الابراهيمية على صاحبها الصلاة والسلام ، او ما فطرت عليه الطباع
السليمة من الاخلاق الحميدة ، وركب في عقولهم استحسانها وهذا
اظهر - او المراد من الفطرة "الدين" كما قال الله تعالى:
فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا -

(الروم / ٣٠)

اي دين الله الذي اختاره مفضولة من البشر ، وهذه الافعال من
توابع الدين بحذف المضاف (١) اه
والترمذي برقم (٢٤٥٤) ادب ، وابن ماجه برقم ٢٩٣ طهارة
والنسائي ١٢٦/٨ ، ٢٨ ، ازينة واحمد ٢٦٣/٢ و ١٣٤/٦ (١) بذي
الجهود ١٢٩/١

فمعناه عشرة من توابع الدين ، وقال الحافظ في الفتح ناقل عن
ابى شامة : والمراد بالفطرة في حديث الباب ان هذه الاشياء اذا فعلت
اتصف فاعلها بالفطرة التي فطر الله العباد عليها ، وحثهم عليها ، واستحبها
لهم ليكونوا على اكمل الصفات واشرفها صورة - اه

[فتح الباري ١٠ / ٣٣٩]

وقال الحافظ ايضا:

وقدر القاضى البيضاوى الفطرة في حديث الباب
الى مجموع ما ورد في معناها ، وهو الاختراع والجبلة
والدين والسنة ، فقال هي السنة القديمة التي
اختارها الانبياء عليهم السلام ، واتفقت عليها
الشرائع ، وكانها امر جبلى فطروا عليها - انتهى

(فتح الباري ١٠ / ٣٣٩)

الامر باعفاء اللحية واحفاء الشوارب :

روى البخارى فى صحيحه عن ابن عمر رضى الله عنهما قال : قال

رسول ﷺ

(انهكوا الشوارب، واعفوا اللحي)

(البخارى بشرح الفتح برقم (٥٨٩٣) قال فى اللسان (لحا) اللحية

اسم : والجمع : لحي ولحي ، بالضم ، مثل : ذروة وذرى -)

وروى ابو هريرة رضى الله عنه ، عن رسول الله ﷺ :

قال : (جزوا الشوارب وارخوا اللحي وخالفوا

(المجوس) رواه مسلم فى صحيحه برقم (٢٦٠)

وعن انس رضى الله تعالى عنه :

قال ، قال رسول الله ﷺ (احفوا الشوارب

واعفوا اللحي ولا تشبهوا باليهود) رواه الطحاوى فى

معانى الآثار ٢٣٠/٣

قال النووى فى شرحه على صحيح مسلم :

قوله : ارخوا ، فهو يقطع الهمزة وبالحاء المعجمة ، كذا

وقع فى رواية الاكثرين ، ووقع عند ابن مهران :

ارجوا بالجيم ، اصله ، ارجثوا ، بالهمزة ، فحذفت

تخفيفا ، وجاء فى رواية البخارى : وفروا اللحي ،

فحصل خمس روايات : اعفوا ، واوفوا وارخوا ،

وارجوا ، وفروا ، معناها كلها تركها على حالها -

(مسلم بشرح النووى ١٥١/٣)

ومنهم من فسر الاعفاء بالاكثر، قال الحافظ في الفتح ناقلًا عن ابن دقيق العيد تفسير الاعفاء بالتكثير من اقامة السبب مقام المسبب، لان حقيقة الاعفاء الترك، وترك التعرض لللحية يستلزم تكثيرها [فتح الباري ٣٥١/١٠]

وروى ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ :

انه امر باحفاء الشوارب و اعفاء اللحية -

[رواه مسلم ٢٢٢/١ برقم (٢٥٩) (٥٣)]

هذه الروايات تدل على ان اعفاء اللحية مأمور به في الاسلام، و اعفاؤها هو اكثرها و ايقاؤها و توفيرها و ارخاؤها - و ظاهر ان الامر انما يكون للايجاب ما لم يصرف عنه صارف، ولا صارف ههنا، بل اهتمامه ﷺ، بتوفير اللحية طول عمره، وكذا توفيرها من الصحابة الكرام رضي الله عنهم، حيث لم ينقل عن احد منهم حلقها، ولا قصها اقل من القبضة، دليل واضح على الايجاب -

كان النبي ﷺ كثر اللحية :

كان النبي ﷺ يامر باعفاء اللحية، وكان يعفى لحيته المباركة، كما هو مروى في عدة احاديث - فقد روى البخارى وابوداود عن ابي معمر قال :

قلنا لخباب: اكان رسول الله ﷺ يقرأ في الظهر والعصر؟ قال: نعم! قلنا من اين علمت؟ قال باضطراب لحيته (هذا لفظ البخارى، وعند ابي

داؤد: قلنا: بم كنتم تعرفون ذلك؟ قال باضطراب
لحيته ﷺ -

[ابوداؤد ١/٥٠٢ برقم ٨٠١]

وروى ابوداؤد عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه :
ان رسول الله ﷺ كان اذا توضا اخذ كفا من ماء
فادخله تحت حنكه، فخلل به، وقال : هكذا امرني
ربي عزوجل -

[ابوداؤد ١/١٠١ برقم (١٣٥)]

وروى مسلم في صحيحه عن جابر بن سمرة رضى الله تعالى عنه يقول:
كان رسول ﷺ قد شبط^(١) مقدم راسه،
ولحيته، وكان اذا ادهن لم يتبين، واذا شعث راسه
تبين، وكان كثير شعر اللحية -

(☆) شبط بكسر الميم والمراد به ههنا ابتداء الشيب، قاله النووي في
شرح مسلم ٩٥/١٥

[مسلم ١٨٢٣/٣ برقم (٢٣٢٢) (١٠٩)]

ورواه الترمذى في (شمائله) عن ابن ابي هالة رضى الله
عنه، وكان وصافا عن حلية رسول الله ﷺ :
كان رسول الله ﷺ كث اللحية -

[الترمذى في الشمائل ص ١٠٠ برقم (٤) (ط الدعاس) من حديث طويل]

وذكر ابن جوزى رحمه الله تعالى فى الوفاء باحوال
المصطفى ﷺ عن على بن ابي طالب رضى الله تعالى عنه ، قال:
كان رسول الله ﷺ عظيم اللحية -

وعن ام معبد رضى الله تعالى عنها، قالت

كان رسول الله ﷺ كثيف اللحية-

لم يعز ابن الجوزى رواية على ورواية ام معبد الى اى كتاب-
وعزى صاحب كنز العمال رواية على الى ابن جرير وغيره فاما حديث
ام معبد فقد ذكره ابن عبد البر فى تذكرته (وهى الخزاعية التى نزل
عليها رسول الله فى سفر الهجرة) لما قال زوجها: صفيه لى يام معبد-

فوصفته ﷺ بأوصاف منها ان فى لحيته كثافة كذا فى
الاستيعاب ولفظ ابن الجوزى يقتضى ان يكون لفظ (كثافة) موضع
(كثاثة) فيحتمل ان يكون ذلك فى بعض الروايات، والله تعالى اعلم-

قلت: حديث ام معبد فى دلائل النبوة للبيهقى ٢٣٠/١،
والمستدرک للحاكم ٩/٣ - بلفظ: وفى لحيته كثاثة قال ابن الاثير فى
النهاية ١٥٢/٣ فى صفته ﷺ كث اللحية الكثاثة فى اللحية: ان تكون
غير رقيقة ولا طويلة ولكن فيها كثافة، يقال: رجل كث اللحية
، بالفتح: وقوم كث، بالضم (دقاق) [

ثبت من هذه التصريحات ان اعفاء اللحية امر فطرى فطر عليه
الانسان، وهو ما موربه فى دين الاسلام، وهو من سنن الانبياء عليهم
الصلاة والسلام، ولم ينقل من اى نبي او ولى لله صالح انه حلق اللحية،
او قصرها، فمن يحلق اللحية، او يقصرها دون القبضة فهو يخالف الفطرة
والجيلة التى جبل عليها، وحلق اللحية اختيار لطريق اهل الفسق،
وانحراف من سنن الانبياء عليهم السلام -

تغيير خلق الله :

وايضافان خلق اللحية نوع من تغيير خلق الله تعالى ،
فقد ذكر الله تعالى في سورة النساء ان الشيطان قال :

(ولا امرنهم فليبتكن اذان الانعام ولا امرنهم
فليغيرن خلق الله) (الاية/ ١١٩)

[وخلق اللحية من هذا التغيير الذى يحبه الشيطان ويأمر به]

قال شيخ المشائخ عارف بالله پير محمد عبدالله رحمة الله عليه
ميرپور بکشمير باکستان خلیفة پیر حضرت حاجی امداد الله مهاجر
مکی رحمة الله عليه -

ان خلق اللحية داخل في هذا التغيير -

ولقد روى البخارى عن علقمة قال :

لعن عبدالله رضى الله عنه الواشيات والمتنمصات
والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله ، فقالت ام
يعقوب ما هذا ؟ قال عبدالله : ومالى لا العن من لعن
رسول الله ﷺ وفي كتاب الله اقلت : والله
لقد قرأت ما بين اللوحين ، فما وجدته ! فقال والله
لئن قرأتيه ، لقد وجدته (وما اتاكم الرسول فخذوه
وما نهاكم عنه فانتهوا) (الحشر/ ٤)

فثبت ان تغيير خلق الله سبب للعة ، وان ما نهى عنه رسول الله

ﷺ هو منهى عند الله تعالى وهذا ظاهر جدا ، نعم ما امر به ، او ابىح من

التغيير في الشريعة الغراء لا يعد من التغيير المنكر الممنوع كالختان وحلق العانة وقلم الاظفار وغيرها -

[البخارى بشرح الفتحة ١٠/٣٤٤ برقم (٥٩٣٩)]

مقدار اللحية

روى البخارى في صحيحه عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما

عن النبي ﷺ قال :

(خالفوا المشركين، ووفروا اللحي واحفوا الشوارب)

وكان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض على لحيته فما فضل

اخذة -

[البخارى بشرح الفتحة ١٠/٣٣٩]

قال الحافظ في الفتحة : قوله :

خالفوا المشركين ، في حديث ابى هريرة ، رضى الله

عنه عند (مسلم : خالفوا المجوس -) وهو المراد في

حديث ابن عمر رضى الله عنهما ، فانهم كانوا

يقصون لحاهم ، ومنهم من كان يحلقها -

[المصدر السابق]

وقال ايضا في حديث الباب مقدار ماخوذ ثم قال :

الذى يظهر ان ابن عمر كان لا يخص هذا

التخصيص بالنسك ، بل كان يحمل الامر بالاعفاء

على غير الحالة التى تنشوة (فيها الصورة) بافراط

طول شعر اللحية ، او عرضه ، فقد قال الطبرى : ذهب

قوم الى ظاهر الحديث، فكرهوا تناول شيء من
 اللحية من طولها ومن عرضها، وقال قوم اذا زاد على
 القبضة يؤخذ الزائد ثم ساق بسنדה الى ابن
 عمر رضی الله عنهما، انه فعل ذلك، والى عمر انه
 فعل ذلك برجل، ومن طريق ابى هريرة رضی
 الله عنه: (انه فعله)

واخرج ابوداؤد من حديث جابر بسند حسن قال :

(كنانعفى السبال الا فى حج او عمرة (اي) نتركه
 وافرا وهذا يؤيد ما نقل عن ابن عمر رضی الله
 عنهما، فان السبال، بكسر الميملة وتخفيف الموحدة
 ، جمع سبلة، بفتح الحين، وهى ما طال من شعر اللحية
 ، فاشار جابر رضی الله عنه، الى انهم يقصرون منها
 فى النسك، انتهى قول الحافظ)

[فتح البارى ١٠ / ٣٥٠ وما بين معقوقين زيادة منه]

قلت وقد ذكرنا المذاهب فيما زاد على القبضة فى شرحنا على
 المؤطا المسمى ب (اوجز المسالك) ببسط وتفصيل -

فاعلم انهم اختلفوا فى ما طال من اللحية على اقوال :

الاول : يتركها على حالها ولا ياخذ منها شيئا، وهو مختار الشافعية، ورجحه
 النووى وهو احد الوجهين عند الحنابلة -

الثانى : كذلك الا فى حج و عمرة فيستحب اخذ شيء منها قال الحافظ:

هو المنصوص عن الشافعى رحمه الله -

[قاله الحافظ في الفتح ٣٥٠/١٠ قلت: واستحبه مالك، انظر

المدونة ٣٣٠/١]

الثالث: يستحب اخذ مافحش طوله جدا بدون التحديد بالقبضة،

وهو مختار الامام مالك رحمة الله عليه، ورجحه القاضي عياض -

الرابع: يستحب اخذ ما زاد على القبضة وهو مختار الحنفية في

الدر المختار: اما لاخذ منها، وهي دون ذلك، اى القبضة

كما يفعله بعض المغاربة، ومخنثة الرجال، فلم يبحه احد واخذ

كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم -

وفي الدر المختار ايضا: والسنة فيها القبضة، قال ابن عابدين:

هوان يقبض الرجل لحيته، فما زاد منها على قبضة قطعه، كذا ذكره

محمد في كتاب الاثار عن الامام قال وبه نأخذ -

ابطال زعم الزاعمين:

ولعلك دريت ان الاحاديث التي ذكرناها ترد زعم الزاعمين

الذين يقولون: انه لا حد ولا مقدار في اللحية، وان من ترك الحلق اياما

بحيث يظهر للرائي الشعر على وجه الملتحي يكون ممثلا لامرأة ﷺ

وهذا خداع منهم لانفسهم، ولجميع المسلمين، لان الاعفاء والارخاء

والتوفير لا يحصل بالشعر القليل الذي يكون مثل الشعير او الارز -

وظاهر الاحاديث يدل على ان تترك اللحية بحالها، ولا يعرض

لها بقطع وقص الا اذا اجزنا [ا] قصها اذا زادت على القبضة، لما روينا من

فعل عمرو بن عمر وابي هريرة رضي الله تعالى عنهم، انهم كانوا

يقصون ما زاد على القبضة، ولم يفعلوا ذلك الا لما عندهم من العلم في ذلك من النبي ﷺ ولم ينقل عن اى صحابي انه قص اللحية، واقتصر على ما دون القبضة، ومن لم يتبع عمر وابن عمر و ابا هريرة رضى الله تعالى عنهم فليترك اللحية على حالها بالغة ما بلغت كما اختاره جماعة، لان يقتصر على مثل الشعير والارزوبزعم انه اهتدى بهديه ﷺ فانهم حق الفهم-

[هذه الاجازة فيها نظر والصواب وجوب اعفاء اللحية وارضائها وتحريم اخذ شىء منها ولو زاد على القبضة سواء كان ذلك فى حج او عمرة او غير ذلك لان الاحاديث الصحيحة عن رسول الله ﷺ دالة على ذلك-

ولاحجة فيما روى عن عمرو ابنه و ابي هريرة رضى الله عنهم لان السنة مقدمة على الجميع ولا قول لاحد بخلاف السنة والله ولى التوفيق (عبد العزيز بن عبد الله بن باز) اهدانى الله واياك لما يحبه ويرضاه-

فتاوى اصحاب المذاهب:

ولقد ذهب اصحاب المذاهب الاربعة وغيرهم الى ان حلق اللحية حرام، وان حالقها آثم فاسق قال الشيخ محمود خطاب، صاحب المنهل العذب المورود فى شرح سنن ابي داود: فلذلك كان حلق اللحية محرما عندائمة المسلمين المجتهدين: ابي حنيفة ومالك والشافعي واحمد عليهم الرحمة وغيرهم-

[انظر المنهل ١/١٨٦]

وقال ايضا:

اقوال الفقهاء الذين تصدوا لاستنباط الاحكام
صريحة في التحريم كما هو مقتضى الاحاديث
، فيعمل على مقتضاها ، اذ الواجب على المكلف
ولاسيما اهل العلم ان يخرجوا عن العمل
بالاحكام الواردة على لسان الرسول ﷺ

[انظر المنهل ١/١٨٨-١٨٩]

وقال ايضا:

وقد تساهل في هذا الزمان كثير من المتعلمين
فحلقوا لحاهم ووفروا شواربهم ، وتشبه جماعة منهم
ببعض الكافرين ، فحلقوا اطراف الشوارب ، ووفروا
ماتحت الانف ، واغتربهم كثير من الجاهلين -

[المصدر السابق]

وقال ابن حزم في المحلى:

ان قص الشوارب ، واعفاء اللحية ، فرض - واستدل
بحديث ابن عمر مرفوعا: (خالقوا المشركين -
احقوا الشوارب واعفوا اللحي)

[انظر المحلى ٢/٢٢٠]

اتفاق المذاهب الاربعة

على وجوب توفير اللحية وحرمة حلقها

وقال صاحب الابداع في مضار الابداع مانصه:

وقد اتفقت المذاهب الاربعة على وجوب

توفير اللحية، وحرمة حلقها-

الاول: مذهب الحنفية: قال في الدر المختار: ويحرم على

الرجل قطع لحيته، وصرح في النهاية بوجوب قطع ما زاد على القبضة

(بالضم) واما الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة،

ومخنثة الرجال، فلم يباحه احد، واخذ كلها فعل يهود الهند، ومجوس

الاعاجم، فتح-

وقوله: وما وراء ذلك يجب قطعه - هكذا عن رسول الله ﷺ

انه كان ياخذ من اللحية من طولها وعرضها، كما رواه الامام الترمذي

في جامع، ومثل ذلك في اكثر كتب الحنفية (وقدم حكم ما زاد على

القبضة، وقوله: لم يباحه احد صريح في الاجتماع فاحفظ)

(☆) هذا الحديث لا يصح عن النبي ﷺ بل هو حديث باطل لكونه

مخالف الاحاديث الصحيحة الثابتة عن رسول الله ﷺ من حديث ابن

عمرو ابى هريرة وغيرهما، ولان في اسناده عمر بن هارون البلخي،

وهو متروك الحديث منهم بالكذب فلا يجوز التعلق بحديثه، والله ولي

التوفيق-

قلت: الحديث اخرجه الترمذي في ١/٨ ابرقم (٢٤٦٣) وقال

عنه ابو عيسى الترمذى هذا حديث غريب، اة و علة

الثانى: مذهب السادة المالكية: حرمة حلق اللحية، وكذا قصها اذا كان يحصل به مثلة، واما اذا طالت قليلا، وكان القص لا يحصل به مثلة فهو خلاف الاولى، او مكروه، كما يؤخذ من شرح الرسالة لابي الحسن، وحاشيته للعدوى، رحمهما الله -

الثالث: مذهب السادة الشافعية قال فى (شرح العباب): (فائدة) قال الشيخان: يكره حلق اللحية واعترضه ابن الرفعة بان الشافعى رضى الله عنه، نص فى (الام) على التحريم وقال الاذرعى: الصواب تحريم حلقها جملة لغير علة بها

ومثله فى حاشية ابن قاسم العبادى على الكتاب المذكور -

[حديث عمر بن هارون البلخى تكلم فيه يحيى بن معين كذا فى تاريخ البخارى ٢٠٣/٦]
الرابع: مذهب السادة الحنابلة نص فى تحريم حلق اللحية، فمنهم من صرح بان المعتمد حرمة حلقها، ومنهم من صرح بالحرمة، ولم يحك خلافا، كصاحب الانصاف، كما يعلم ذلك بالوقوف على شرح المنتهى وشرح منظومة الاداب وغيرهما (اة) قول صاحب الابداع -

[انظر ص ٣٠٩-٣١٠ من كتاب الابداع]

الامر بمخالفة اعداء الاسلام:

روى مسلم فى صحيحه عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما: قال

قال رسول الله ﷺ

(خالقوا المشركين واحفوا الشوارب واوفوا الدحى)

[مسلم ٢٢٢/١ برقم (٢٥٩) (٥٣)]

امر النبي ﷺ بمخالفة المشركين وكذا بمخالفة المجوس واليهود والنصارى، كما ورد في الاحاديث، فمخالفة الاعداء مأمور بها في الشريعة الغراء، وجعل الاسلام لا تباعه كيانا خاصا وعلامات كثيرة فارقة بينهم وبين اعدائهم، لئلا يذوبوا في الاعداء ذوبان الملح في الماء، وليمتازوا عنهم في كل محل ومنزل، وفي كل موطن وموضع، فكما انهم يمتازون بالعقائد التي هي من اعمال القلب، كذلك تحصل لهم الميزة في اعمال الجوارح والهيئات وغيرها فتتم الميزة ظاهرا وباطنا- والسبب في ذلك ان المشابهة في الظاهر تورث نوع موالاتة و مودة في الباطن، كما ان المحبة في الباطن توجب المشابهة في الظاهر، وهذا امر مشاهد، ويسرى اثر مشابهة الظاهر الى المشابهة في الامور الباطنة بالتدريج والمشاركة بحيث لا يتنبه له الرجل الا بعد زمان-

فی ذکر حجج الحالقین لحاہم

و اقوالہم الشنیعة مع ابطالها و ادحاضها

ہناک اناس یقولون: ان رسول اللہ ﷺ انما اعفی لحیتہ، و امر بہ لان قومہ العرب کانوا یعفون لحاہم، فاتبع الرسول ﷺ ماراج فی بیئتہ۔ ولم یخالفہم، ولا یکتفی بعض المغفلین بہذہ الکلمة فقط بل یقول: لو کان النبی ﷺ فی ہذا العصر لحلق لحیتہ، و العیاذ باللہ! و ہذہ کلمة جاہلیة لان النبی ﷺ کان یفعل، و یامر وینہی بما ارتضاہ اللہ لہ و لامتہ من الاعمال الصالحة و الاخلاق فی السیرة و الصورة۔

وامرہ اللہ تعالیٰ ان یتبع ملة ابراهیم حنیفاً، و کذا امر المسلمین بذالک، فالخصمال التي كانت باقية فی بنی اسماعیل، اعنی العرب من ملة ابيہم ابراهیم، علیہ الصلاة والسلام، اخذها النبی ﷺ و عمل بها لاجل انها من ملة ابراهیم الخلیل، صلاة اللہ و سلامہ علیہ، لالاجل انه اتبع الامور الرائجة فی البیئة، الیس النبی ﷺ قد ابطال امورا كثيرة كان العرب یعتادونها؟ ولم یرتضها لنفسہ، و لالامتہ مع كونها رائجة عموماً فی ذالک العصر؟ كالوشم و وصل الشعر و قتل الاولاد و واد البنات، و کعدم التستر عند التبول، و کالربا فی التجارات، و النسیء فی الاشهر، و کجناية الوالد علی ولده و بالعکس، و کالطواف عریانا، و کالرجوع من مزدلفة فی الحج، و کالمشی عاریا، و کبیع الملامسة و المنابذة، و کالعقد فی اللحیة و ما شبهها، و امثال ذالک كثيرة یطول الکتاب بذکرها، فلو کان رسول اللہ ﷺ

متبعاً لما في بيئته لما ابطال مثل هذه الامور، ولما خالف العرب في شؤون حياته ا

ويقول الآخرون: ان اعفاء اللحية كان امراً واجباً في مخالفة المجوس والمشركين، واليوم نرى اليهود يعفون لحاهم، فوجب ان نخالفهم بحلق اللحي، وهذه الكلمة تدل على سفاهة قائلها، لان اعفاء اللحية وحلقها كان كلا الامرين موجودين في زمنه عليه السلام فاختر عليه السلام ما كان موافقاً لملة ابراهيم عليه الصلوة والسلام، وهو اعفاء اللحية، وامر به، ورد ما كان خلاف ذلك وهو حلق اللحية، وانكزة بالفاظ، واساليب متعددة، فكذلك في هذا العصر بعض الاقوام تعفى لحاها وآخرون يحلقونها ونحن مأمورون بمخالفة الحالقين والمقصرين لا بمخالفة من اعفاها، فلو كانت القاعدة ان ما يفعله اليهود هو واجب التحرز لوجب علينا ترك الاختتان، لان اليهود يختنون، فليست كلمات المحلقين الا صادرة من هوى النفس، لاصلة لها بدين الله تعالى ولقد صدق عمر رضي الله تعالى عنه، في قوله لان المسلمين لما كانوا معتزين بعزة الله كانوا اعزة في العالم كله، يكرمهم الناس، وتخضع لهم الجبابرة، فلما ركنوا الى الاعداء واحبوا عاداتهم، وتقاليدهم، ذلوا، وهانوا عليهم، كما هو شاهد اليوم لا ينكرة منكر.

ولقد فشا هذا الذنب حتى في بعض العلماء والمشايخ، واصحاب دراسات التفسير والحديث وطلبة العلوم الاسلامية، تراهم مثل طلبة العلوم العصرية حلاق اللحي ومقصر يها، انا لله وانا اليه راجعون.

[اخرجه الحاكم (٢٢/١) في كتاب الايمان من المستدرک وقال

صحيح على شرط الشيخين واقرة الذهبى]

[المصدر السابق]

وهذه طامة عظيى يجب ان يتنبه لها اهل الشان ولا ريب انهم
مذنبون ومقصرون، وفي جنب الله مفرطون، وامامه مسئولون، قاله
يهديهم الانابة والتوبة والرجوع الى الحق الذى لا ياتيه الباطل من بين
يديه ولا من خلفه۔

وازداد التنفر فى قلبى من حلق اللحية اشد مما كان من قبل فى
سنة خمس وتسعين بعد الف وثلاث مائة من الهجرة النبوية، على صاحبها
الصلاة والتحية، عندما سافرت من المدينة المنورة الى
كشمير (الهند) فاشتد انكارى على من يحلق لحيته او يقصرها فى كل
مجلس فوق ما كان قبل ذلك، وكان سبب ذلك الفشوا العام لهذا الذنب
الكبير، وكان شيخ الاسلام الامام الربانى مفتى اعظم آزاد كشمير مفتى
محمد عبد الحكيم نور الله مرقدة، ايضافى آخر سنى حياته ينكر انكارا
شديدا على مرتكب هذا الذنب وكان يخطر فى بالى امران:

الاول ان المعاصى عديدة: كالزنا واللواط، وشرب
الخمر وغيرها، لكنها يؤثم عليها المرء وقت ارتكابها، كما اشار اليه رسول
الله ﷺ بقوله: لا يزنى الزانى حين يزنى وهو مؤمن ولا يسرق السارق
حين يسرق وهو مؤمن، ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن

[البخارى بشرح الفتح برقم (٢٣٤٥) ومسلم برقم (١٠٠) (٥٤)]

قال عكرمة:

قلت لابن عباس رضي الله عنهما: كيف ينزع
الايمن منه؟ قال (هكذا، وشبك بين اصابعه ثم
اخرجها، فان تاب عاد اليه هكذا وشبك بين
اصابعه) (رواه البخاري)

[البخاري بشرح الفتح برقم (٢٨٠٩)]

فهذه المعاصي تنتهي بانتهاء فعلها، واما حلق اللحية وقصرها
قصرًا غير شرعي فانما هو اثم مستمر في كل حين وان لما انه يجب على
المؤمن دائمي كل وقت ان تكون لحيته معفاة موافقة للشريعة الغراء
باستمرار - فاذا خالف امر الشرع كان اثمًا في كل لحظة تمر من حياته الى
ان يتوب، وتطول لحيته حسب ما امر به الرسول ﷺ، فحلق اللحية
يصوم ويصلي ويحج ويعتمر وفي حال تعبده بهذه العبادات العظيمة
ايضا تجده مرتكبًا لهذه المعصية، وحتى في حال نومه وماكله ومشربه
تراه مرتكبًا لها - شاء ام ابى، تزداد في كل ثانية صحيفته سوادًا واثامًا
بسبب هذه المعصية الخبيثة المستمرة -

الثاني: ان صورة المرء وهو حلق لحيته يبغضها الرسول ﷺ، كما هو
معلوم، فاذا مات احدهم ودفن في قبرة كيف يتجاسر هناك ان يواجهه ﷺ
بهذا الوجه البغيض لديه ﷺ! فقد ورد في الحديث انه يسأل في
القبر، ويقال له: ما كنت تقول في هذا الرجل، قال بعض شراح الحديث: انه
يعرض عليه وجهه الكريم ﷺ حينئذ، ولاجل هذه الامور وقع في قلبي
ان اولف رسالة وجيزة اذكر فيها ما جاء في اللحية عن النبي ﷺ، واصحابه
وما ذكره الفقهاء اصحاب الفتيا من المذاهب الاربعة -

النهي عن تشبه المرأة بالرجال وتشبه الرجال بالنساء:

روى البخارى فى صحيحه عن ابن عباس رضى الله عنهما قال:

(لعن رسول الله ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء

والمتشبهات من النساء بالرجال)

[البخارى بشرح الفتح ١٠/٣٣٢ برقم (٥٨٨٥)]

روى البخارى فى صحيحه عن ابن عباس رضى الله عنهما:

قال لعن رسول الله ﷺ التشبهين من الرجال

بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال -

قال الحافظ فى الفتح ناقلا عن الطبرى :

لا يجوز للرجال التشبه بالنساء فى اللباس والزينة

التي تختص بالنساء ولا العكس -

[المصدر السابق]

وقال ايضا ناقلا عن ابن التين:

المراد باللحن فى هذا الحديث من تشبه من الرجال

بالنساء فى الزى، ومن تشبه من النساء بالرجال

كذلك -

[المصدر السابق ص ٣٣٣]

والى الاعمال الصالحة، والعدل والتقى، وكل من امن به واتبعه

كان حاله وقاله مغايرا للمشركين والكافرين، فاجتمع عنده اناس

كثيرون دخلوا فى دين الله افواجا، فجعلهم الله امة ممتازة عن غيرهم،

وامره ان يتبعوا سنة نبيه ﷺ، فى السيرة والصوره والهيئة والسلوك

والعادات، وفي جميع شؤون الحياة، وقال

(لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة)

[الاحزاب: ٢١]

فصارت الامة المسلمة مهتدية بهدى نبيها، ومتبعة لاثار رسولها ﷺ في الظاهر والباطن، وفي كل حال وظرف ومكان وان وخطوة وحركة، فصاروا ممتازين عن المشركين، والكافرين واليهود والنصارى، بالمميزات الخاصة التي اخذوها من النبي ﷺ في جميع شؤونهم، ولاجل الاهتمام بالمحافظة على الميزات الخاصة بالمسلمين قال النبي ﷺ:

(من تشبه بقوم فهو منهم -)

[اخرجه ابوداؤد ٣/٣١٣ برقم ٣٠٣١، واحمد في المسند]

وقال ايضا:

(فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على

القلانس) ☆

وامر المسلمين بمخالفة اهل الشرك والكفر واليهود والنصارى وغيرهم في الازياء والهيئات، بل منعوا من اسبال الازار ايضا ليمتازوا من اهل الكبر والطغيان -

وخلاصة الكلام :

ان لكل قوم ميزة، ولنا مميزات تعلمناها من نبينا ﷺ منها

اعفاء اللحية -

٥٠/٢٠ قال العجلوني في الكشف ٣/٣١٣: رواه احمد و ابوداؤد

والطبراني في الكبير عن ابن عمر رفة، وفي سنده ضعيف كما في اللالي والمقاصد، لكن قال العراقي: سنده صحيح، وله شاهد عبد البزار عن حذيفة، وابي هريرة، وعند ابي نعيم في تاريخ اصبهان عن انس، وعن القضاء عن طاووس مرسلًا، وصححه ابن حبان.

☆ اخرجہ ابوداؤد ۳۲۱/۴ برقم (۳۰۷۸) من حديث ابن ركانة، والترمذي ۸۸/۶ برقم (۱۷۸۵) قال ابو عيسى: هذا حديث غريب، واسناده ليس بالقائم، ولا نعرف ابا الحسن العسقلاني، ولا ابن ركانة منه: قال الذهبي في ميزان الاعتدال: محمد بن ركانة عن ابيه، لم يصح حديثه، انفرد به ابو الحسن شيخ لا يدري من هو انظر ۵۲۶/۳ منه

ضمیمہ :

قرآن و سنت سے تحقیق شدہ

رکعات نماز

اور مسائل نماز کا بیان

تحقیق :

مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی

خادم دربار عالیہ نقشبندیہ گھمکول شریف

19. Jesmond Ave Bradford DB9 5DJ

Tel: 07833630560--01274-494996

Fax: 01274 225029

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تاریخ کی ورق گردانی کرنے والے اصحاب جانتے ہیں کہ باطل پرست ہر دور میں لبادۂ اسلام اوڑھ کر چمنستان اسلام کوتاخت و تاراج کرنے کی سعی مذموم کرتے رہے، کبھی قرآنی تعلیمات پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے اور کبھی احادیث رسول ﷺ اور فقہ اسلامی کی نازک پتیوں میں شکوک و شبہات کے کانٹے چبھوئے۔ ایک عرصے سے کچھ کارڈز گردش کر رہے ہیں جن میں نماز کی وہ سنتیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں، ان کا انکار کر کے عداوت رسول ﷺ کا کھلا ثبوت دیا گیا۔ اس کارڈ میں ان احادیث صحیحہ کو ذکر کر کے ان کے باطل اور مذموم ارادوں کو نامرادی کی قبر میں دفنا دیا گیا ہے۔
 (اللہ رب العزت عمل کی توفیق عطا فرمائے) آمین۔

مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی

دو رکعت سنت فجر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (مسلم شريف)
ترجمہ: فجر کی دو رکعتیں دنیا و ما فیہا (جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہیں۔

ظہر کی سنتیں

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافِظٌ عَلَى أَرْبَعِ رُكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

(مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ:- جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں (دوسنت و نفل) پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔

عصر کی سنتیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ إِمْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا. (رواه

احمد، الترمذی)

ترجمہ:- نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے 4 رکعتیں پڑھیں۔

مغرب کی سنتیں اور نوافل

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رُكُوعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَ أَحَدًا رُفِعَتْ لَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَكَانَ كَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَهُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ قِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ -
ترجمہ :- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے مغرب کے بعد چار رکعتیں کسی کے ساتھ بات کرنے سے پہلے پڑھیں تو اس نماز کو علیین میں اٹھایا جائے گا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے مسجد اقصیٰ میں لیلۃ القدر پائی اور یہ آدھی رات کے قیام سے بہتر ہے۔

(فیض القدر، الترغیب والترہیب)

(2) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا رُكُوعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسَوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً -
ترجمہ :- جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی غلط بات نہ کی تو وہ اس کی بارہ سال کی عبادت کے برابر قرار دی جائیں گی۔

(3) ترجمہ :- جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ترمذی)

عشاء کی سنتیں اور نوافل

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعِشَاءِ
أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا أَرْبَعًا ثُمَّ يَضْطَجِعُ-

(نصب الرلیة)

ترجمہ: حضور ﷺ عشاء سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کے
بعد چار رکعتیں (دوسنت، دو نفل) ادا فرماتے اور پھر آرام
فرماتے تھے۔

وتر:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا
فِي آخِرِهِنَّ- (اخرجه الحاكم وقال هذا حديث
صحيح على شرط الشيخين-)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے اور ان کے آخر
میں سلام پھیرتے تھے۔

(2) إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى سَعِيدًا يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ فَقَالَ
مَا هَذِهِ الْبُتَيْرَاءُ لَتَشْفَعَنَّهُ أَوْلَا وَذِينَكَ- (الدرایہ)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ
کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ کیا دم کئی نماز ہے؟
تین رکعتیں پڑھو وگرنہ تمہیں سزا دوں گا۔

دو رکعت نفل بعد از وتر

عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَاصٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِتِسْعِ
رُكْعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رُكْعَاتٍ وَرُكْعَةٍ رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ
جَالِسٌ بَعْدَ الْوُتْرِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكْعَ قَامَ
فَرُكْعَةٍ ثُمَّ سَجَدَ۔ (رواه ابوداؤد في صلاة الليل)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم چھ رکعتیں تہجد اور تین وتر پڑھتے تھے
پھر حضور ﷺ نے چار رکعتیں تہجد اور تین وتر بھی پڑھے اور
وتروں کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے، جب رکوع کا ارادہ
ہوتا تو کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے اور پھر سجدہ کرتے۔

نماز جمعہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرُكْعُ مِنْ قَبْلِ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ فِي
شَيْءٍ مِنْهُنَّ۔ (ابن ماجہ طبرانی)

ترجمہ: حضور ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے
درمیان فاصلہ نہ کرتے (یعنی سلام نہ پھیرتے)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنْ عَجَلَ
بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رُكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرُكْعَتَيْنِ إِذَا

☆

رَجَعْتَ - (اخرجه مسلم في الجمعة)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا جمعہ کے بعد جب تم نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو اگر جلدی ہو تو دو مسجد میں اور دو واپس لوٹنے کے بعد۔

☆
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَصَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ
بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى
رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ - (رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ میں تھے تو جمعہ کی نماز ادا کی پھر آگے بڑھے اور دو رکعتیں (سنت) ادا کیں پھر آگے بڑھے اور چار رکعتیں (سنت) پڑھیں اور جب مدینہ میں تھے تو جمعہ کی نماز ادا فرما کے گھر واپس لوٹے اور دو رکعتیں ادا کیں اور مسجد میں نہ پڑھیں۔ ان سے پوچھا گیا تو فرمانے لگے حضور ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے

☆
عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ
الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا - (شرح الطحاوی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو وہ چھ رکعت پڑھے۔

نماز تراویح

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّي فِي رَسْطَانِ عِشْرِينَ رَكْعَةً سِوَى
الْوُتْرِ (مصنف ابن ابی شیبہ، المعجم الكبير،
الطبرانی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں تین رکعت وتر کے علاوہ بیس
رکعت تراویح ادا فرماتے تھے۔

☆ عَنْ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ كُنَّا نَقُومُ فِي عَهْدِ
عُمَرَ بَعِشْرِينَ رَكْعَةً - (موطا امام مالک)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
حضرت عمر کے دور میں بیس رکعت (تراویح) ادا کرتے تھے۔

نوٹ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آج بھی بیس (20) رکعت نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ تَحْتَ
السُّرَّةِ - (ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ
کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں ناف کے نیچے دائیں ہاتھ
کو بائیں کے اوپر رکھا۔

آمین آہستہ کہیں

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ
وَإِنْ خَفِيَ بِهَا صَوْتُهُ - (رواه امام احمد و ابوداؤد و

ابویعلی و دارقطنی)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ
کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ (ولا الضالین) پر پہنچے
تو آہستہ سے آمین کہا۔

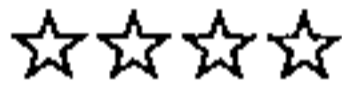
صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ بلند کریں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَرَفَعُهُمَا
حَتَّى يَفْرُغَ - (مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضور ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ
اٹھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک نہ اٹھاتے تھے۔

نماز کے بعد ذکر بالجہر

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ
يُنْصَرَفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - (مسلم شریف جلد اول)
ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
جب لوگ فرض نماز پڑھ چکیں تو بلند آواز سے ذکر کریں اور یہ
بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم ﷺ کے عہد میں بھی تھا۔



إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا

قرآن و سنت سے تحقیق شدہ

نماز کی تعداد و رکعات کا بیان

نمازِ فجر:

| فرض | سنت | کل رکعت |
|-----|-----|---------|
| 2 | 2 | 4 |

نمازِ ظہر:

| سنت | فرض | سنت | نفل | کل رکعت |
|-----|-----|-----|-----|---------|
| 4 | 4 | 2 | 2 | 12 |

نمازِ عصر:

| سنت غیر مؤکدہ | فرض | کل رکعت |
|---------------|-----|---------|
| 4 | 4 | 8 |

نمازِ مغرب

| فرض | سنت | نفل | کل رکعت |
|-----|-----|-----|---------|
| 3 | 2 | 2 | 7 |

نمازِ عشاء:

| سنت غیر مواکدہ | فرض | سنت | نفل | وتر | نفل | کل رکعت |
|-------------------|-----|-----|-----|-----|-----|------------|
| 4 | 4 | 2 | 2 | 3 | 2 | 17 |

نمازِ جمعۃ المبارک:

| سنت | فرض | سنت | سنت | نفل | کل رکعت |
|-----|-----|-----|-----|-----|---------|
| 4 | 2 | 4 | 2 | 2 | 14 |



Besides the above mentioned evils of shaving the beard, another evil is the resemblance of women. Allah made the beard a distinguishing feature between men and women. Hence, those who shave their beards eradicate the distinguishing features of men and consequently resemble women thereby incur the curse of Allah جل جلاله and his beloved Prophet صلی اللہ علیہ وسلم.

Bearing in mind all the Ahadeeth, the jurists have agreed upon the following facts:

1. To lengthen the beard is Wajib (compulsory).
2. It is sign of Islam.
3. To shave or trim the beard (shorter than a fist length) is forbidden and a sin.

* * * * *

* * * * *

* * * * *

If they Holy Prophet (ﷺ) was to say to them, “Because of distorting your appearance you are excluded from our group.” Then whose intercession will they hope for?

It has also been derived from this Hadeeth that the lengthening of the moustache and trimming or shaving of the beard is forbidden and a sin. The fact that the Holy Prophet (ﷺ) has warned that such a person is not one of us which portrays that carrying out such a sin is in fact very severe.

5. Sayyiduna Abdullah Ibn Abbas relates that he heard the Holy Prophets (ﷺ) saying, “Allah’s curse be on those men who emulate women and Allah’s curse on those women who emulate men.”
(Bukhari)

Commentary:

In this Hadeeth, the Holy Prophet (ﷺ) has cursed the men who resemble women. In the commentary of this Hadeeth, Mulla Ali Qari, the author of ‘Mirqat’ writes that the words ‘Allah’s curse’ could be, a curse which would mean ‘May Allah’s curse be upon such people’ or it could be an informative sentence which would then mean ‘Allah curses such people.’

Muslims and emphasized the opposing of the fire worshippers and the Mushrikoon. Abandoning the features of a Muslim and taking up traits of other nations is forbidden.

Concerning this the Holy Prophet (ﷺ) said, "Whomsoever resembles a nation is from amongst them". (Abu Dawood)

Therefore, those who inculcate the practice of others (concerning which the Holy Prophet (PBUH) has commanded us to oppose) should fear the grave warning of the Holy Prophet (ﷺ) that they will be resurrected amongst such people (whom they emulate) on the Day of Judgment.

4. Sayyiduna Zaid Ibn Arqam narrates that he heard the Holy Prophet (PBUH) saying, "Those who do not trim the moustache are not from amongst us." (Ahmad, Tirmizi, Nasai)

Commentary:

In the above Hadeeth, it is mentioned that those who do not clip their moustaches are not from amongst us. It is apparent that this very law will apply to the shaving of the beard as well. This is a very severe warning for those who merely follow their carnal desires and the deception of the

2. It is reported from Sayyiduna Abdullah Ibn Umar that the Holy Prophet (ﷺ) said, "Trim the moustache and lengthen the beard." (Bukhari)

Commentary:

In the above Hadeeth, the order of clipping the moustache and the lengthening of the beard is mentioned. Obedience to the command of the Holy Prophet (ﷺ) is Wajib (compulsory) and to oppose it, is forbidden. Therefore, it is Wajib to lengthen the beard and forbidden to shave it.

3. Sayyiduna Abdullah Ibn Umar narrates that he heard the Holy Prophet (ﷺ) saying, "Oppose the fire worshippers, lengthen the beard and trim the moustache." (Bukhari)

Commentary:

From this Hadeeth we understand that the keeping of the beard and the clipping of the moustache is a distinguishing feature of a Muslim. On the contrary, to lengthen the moustache and to shave the beard is the feature of a fire worshipper and the idol worshippers.

The Holy Prophet (ﷺ) has emphasized to his Ummah the inculcation of the features of the

Shaytan are mutilating not only their faces but their entire nature.

Since the conduct of the Prophets is the only criterion for the correct nature for human beings, the word 'Fitrah' refers to their way and their Sunnah. In this context it means that to trim the moustache and to lengthen the beard is a unanimous Sunnah of approximately 124,000 Prophets عليهم السلام, who are that blessed group, which the Holy Prophet (ﷺ) was ordered to follow, it is mentioned in the Holy Quran, "These are the ones that Allah guided, so follow their guidance." (6:90).

Therefore, those who shave and cut their beards are opposing the ways of the Prophets عليهم السلام. This Hadeeth warns us that the shaving of the beard constitutes of three sins:

- a) Opposing human nature.
- b) Through the temptations of Shaytan, disfiguring of Allah's creation.
- c) Opposing the manner of the Prophets عليهم السلام

Because of these three reasons, to shave the beard is prohibited.

which cutting the moustache and growing of a full beard are mentioned.” (Abu Dawood)

Commentary: From the above mentioned Hadeeth we learn that the cutting of the moustache and the lengthening of the beard is a requirement of human nature and the lengthening of the moustache and the cutting of the beard is against the norms of nature. Those people who are involved in this are (indirectly) deforming the nature of Allah’s creation (as understood from the above mentioned Hadeeth).

It is mentioned in the Holy Quran that when Shaytan, the accursed, was humiliated in Allah’s court he vowed, “And surely I will lead them astray and I will fill them with vain desires, and I will command them so that they will alter the creation of Allah.” (4:119)

It is mentioned in Tafseer-e-Haqqani, Bayanul Quran and other Tafaseers that the shaving of the beard is also included as one form of the deformation of the nature of Allah’s creation. Allah has naturally bestowed the masculine face with the beauty and dignity of a beard. Hence, those people who shave their beards due to the temptations of

(ﷺ) replied, "The person who follows me will enter Jannah and the person who disobeys me has rejected."

Ruling of the Beard:

Q: What is the ruling of the beard; is it Wajib or Sunnat? Is it permissible to shave the beard? Many people are of the opinion that keeping the beard is Sunnah. If somebody keeps the beard, it is good and he is following the Sunnah of the Holy Prophet (PBUH) just as in the other Sunnats e.g. wearing the turban, using the Miswak etc. However, if the beard is not kept, then there is no sin. To what extent are these opinions correct?

A: It is a misconception to regard the beard as merely an act of Sunnah. In-fact the majority of the scholars and even according to the four school of thought i.e. Hanafi, Maliki, Shafiee and Hanbali it is stated, that to keep a beard is Wajib (compulsory). Therefore, shaving or trimming the beard (to less than a fist length) is forbidden and a sin. In this regard there are numerous Ahadeeth.

1. Sayyidah Aishah relates that the Holy Prophet (ﷺ) said, "Ten things are of nature, in

misconduct.

Similarly if Shaytan provokes a person saying, "If you grow a beard and commit evil then the beard would be disrespected and those who are keeping beards will be disgraced. Hence, Abandon this Sunnah." He should never ever do this, rather he should grow his beard and save himself from misconduct. A person should never forsake a good deed for a bad, but rather abandon a sin for the sake of good.

If such people really intend to uphold and honour this sign of Islam, then logically, and from an Islamic point of view, they should lengthen their beard and refrain from misconduct and major sins. Furthermore, pray to Allah to grant them the ability of upholding this great symbol and sign of Islam, so that on the Day of Judgement they will be resurrected in the state of an Islamic appearance and consequently be blessed with the intercession of the Holy Prophet. Sayyiduna Abu Hurairah narrates that the Holy Prophet (ﷺ) said:

"Everyone from my Ummah will enter Jannah Except those who reject." The Sahabah asked, "Who are those who reject?" The Holy Prophet

said, "The person who does not trim his moustache is not from amongst us". (Tirmizi, Ahmad and Nasai)

Now that we have established it to be a sinful act, then those people who persist in doing it, or consider the lengthening of the beard as a defect and jeer and ridicule those who keep it, will find it rather difficult to maintain their Iman. It is necessary for such people to sincerely repent, renew their marriages and formulate their lives in accordance with the commands of Allah and His Holy Prophet (ﷺ).

Through this very trick, Shaytan has deceived many and involved them in sins. Understand this from the following example: A Muslim has deceived a certain person, consequently the name of the entire Muslim brotherhood becomes stained. Now, if Shaytan deceives such an individual to think, 'Because of me, the Muslims are being dishonoured. Hence, (Allah for-bid) I shall now renounce Islam, so can this ever be justified? Surely this is an action which he should never ever think of doing! Instead he should be-come a true Muslim and desist from his

from keeping it, or even mock and jeer at them, should seriously ponder over the condition of their Imam. It is incumbent on them to sincerely repent and also renew their Nikah (Marriage).

Shaykh Mufti Muhammad Abdul Hakim Rawrites in his Fatawa Hakeemia

“Amongst these customs, the shaving of the beard or trimming it in such a way than it is less than one fist in length, and the lengthening of the moustache has be-come a fashion of most youth.”

In a Hadeeth it is stated that the Holy Prophet (ﷺ) said, “Lengthen the beard and trim the moustache.” (Bukhari, Muslim)

It should be noted well that the Holy Prophet (ﷺ) has used the commanding tense in both these action and the commanding tense in the Arabic lan-guage signifies the obligation or incumbency of an action. Hence, we draw a conclusion that these two actions are Wajib (compulsory) and to disregard them is Haram (not allowed). Therefore both the shaving and the trimming of the beard (below one fist length) is Haram.

Furthermore, it has been mentioned in another Hadeeth that the Holy Prophet (PBUH)

The Status of the Beard according to shariah

Q: Many people nowadays dislike keeping the beard and also despise it. Some people even go to the extent of mocking the person who keeps a beard. What does Islam say regarding such people?

A: To Understand the answer to this question, one should bear in mind basic principle, that to mock or jeer at any of the distinguishing features of Islam and to degrade or disgrace any of the Sunnah of the Holy Prophet is equal to Kufr (Disbelief) whereby a person leaves the fold of Islam. The Holy Prophet (ﷺ) has affirmed in many Ahadeeth that the beard is a distinguished sign of Islam and was the unanimous practice of all the Prophet and the Companions of the Holy Prophet (ﷺ).

People who regard the beard as disgusting and detestable on the basis of it being a distortion of nature or being unattractive, and prevent others

messenger of Allah, may Allah exalt his mention, said: It is from the acts of Fit' rah to trim the moustache and to let the beard grow. This Hadith is in Saheeh Muslim (1/223) # (261) and other Hadith sources.

(Written by)

Shaibzada Muhammad Saqib Raza

Ibn-e-Maulana Muhammad Hanif Raza

Naqshbandi

Madrasah Noor-e-Alam Ishaat-ul-Quran Jamia

Al-Hakeem Bradford 130 Jesmond Avenue

Bradford BD9 5DJ

Tel: 01274494996 Mob: 07833630560 Fax:

01274 225029

Website: www.razatours.co.uk English –mail:

mhraza786@hotmail.com

recite (i.e. Surah while praying) during the Zhur prayer and ASR prayer? He said: yes. We asked him: How did you know that he was reciting? He said by the movement of his beard. Hadrat Ali B. Abi Talib, may Allah be pleased with him, said that the messenger of Allah, may Allah exalt his mention, an enormous beard. This narration is Authentic, and is in the Musnad of Imam Ahmed and other Hadith sources.

Textual Proofs which pertain to leaving ones beard:

Hadrat Ibn Umar, May Allah be pleased with them both said: Differ from the Mushriks letting your beards grow, trimming your moustaches.

This Hadith is in Saheeh Bukhari (10/349) # (5892) and in Saheeh Muslim (1/222) # (259). Hadrat Abu Hurairah, May Allah be pleased with him, said that the messenger of Allah, May Allah exalt his mention, said: Trim your moustaches, let your beards grow, and differ from the Zoroastrians.

This Hadith is in Saheeh Muslim (1/222) # (260) and other Hadith sources. Hadrat A'ishah, May Allah be pleased with her, said that the

Enticement to grow the beard

In this time and age, Many Muslims are affected with the “disease” of shaving off the beard; this is similar to the problem of smoking in the Islamic societies today. If a Muslim actually thinks about this, this alone would deter the person from shaving off the beard.

The description of the Holy Prophet, ﷺ beard;

We find the description of the Holy Prophet (ﷺ) beard, may Allah exalt his mention, in many Ahadith. We will mention one of them here, which clearly depicts the Holy Prophet (ﷺ) beard, may Allah exalt his mention. It is Narrated in Saheeh Bukhari in the book of Salah (2/232) # (746) and (2/224) # (760,761,777) and in Sunan Abu Dawood (1/212)#(801) and in other books of Hadith that Ibn Mamar said, we asked Khab'baab: Did the Holy Prophet (ﷺ) may Allah exalt him his mention,

Besides the prejudice for the family background has also turned the mosques into an arena.

However, Maulana Sahib was thankful to Allah Almighty that despite this situation, the work for the promotion of Islam is continuing in Britain and over twenty five thousand non-Muslims have so far embraced Islam. He said that these people did not convert to Islam by studying our lives. It all happened under the order of Allah Almighty and by the studying the Holy life of Prophet Muhammad (PBUH). He said: There are indeed saintly people who have been spreading the light of spiritualism. May that people like Maulana Abdul Maalik Sahib Luqmanvi, Mufti Abdur Rasool Sahib Mansoor and Sufi Ba Safa Sufi Muhammad Abdullah come to Britain to strengthen the religious services. Besides the countless mosques and Madaris are the outcome of the tireless efforts of Ulema and saints. He said that the cooperation and financial assistance of the British Muslims cannot be underestimated.

To correct the situation, it is important that education in every mosque be imparted under a syllabus. Such a syllabus should be formulated in view of the language and minds of the children. Such teachers should be available at mosques and Madaris who can communicate to children in their own tongue, i.e. English. Besides religious schools should be set up in accordance with the requirements of modern education system. There should be a system of annual examination as well". Maulana Shaib said: If our Ulema pay proper attention on these subtle issues and formulate a unanimous line of action, the people of England would cooperate with them more than the past. If we devote our energies in evolving a syllabus the day would not be far off when our institutions would be producing religious scholars.

To a question Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib said that the functioning of the mosques can only be made pleasant and friendly when educated and religious-minded people take over the charge of mosques. He said: It is but natural that inclusion of political personalities in the mosque committees would create problems.

that these persons got such positions. That is why nature has given great importance the teacher. It is really very regrettable that the sacred relation between a student and teacher is at stake these days. Neither the teacher has that kindness nor the students that attachment. The reason for the poor state of affairs is due to sub-standard education. Presently, we do not have qualified teachers in Britain. The education of the adolescents of the Ummah has always been a challenge, particularly in an atmosphere where obscenity offers its worst service to the immature youth all the time. Under these circumstances, the task of proper education of the youth without effective planning is not possible”.

Maulana Mufti Hanif Rada shah said: We cannot only hold the youth or their parents responsible for the present situation. Our Ulema and spiritual guides are also greatly responsible for it. Simple reading of the Holy Quran, has been considered sufficient at most of the mosques and Madaris. The children getting education at such places can neither read the Holy Quran with correct pronunciation nor can they understand its meaning.

there is a need to formulate unanimous syllabus for the student getting education of this school of thought. It would help a lot in keeping them closet to the religion. There is also a need for sinking difference between the Ulema of Ahle Sunnah so that they could safeguard their school of thought from one united platform. At this stage Maulana Muhammad Hanif quoted a verse from the Poet of the East, Allama Muhammad Iqbal in which he says that he was very sorrowful when he left the religious school and shrine because he did not get any spiritual life, love or mystic guidance from these places.

Maulana Sahib said: The system of human life depends on soul and the body. "The evolution of the body comes into being through ones father. However, it is the teacher who meets the requirements of the soul and quenches its thirst. The philosophy of the reality of Imam Ghazali, the popular personality of Sadi Shirazi, intellectual depth of Allama Iqbal and the thorough knowledge of Aala Hadrat Imam Ahmed Rada Khan Brailiyi are the things which were not inherited by them. It was due to the blessings and teachings of a teacher

Urdu and Roman English.

- * Bar-e-Khataf Ahlaa Khirman-e -Batal.
- * Qhar-e-Yazdan Bar Dhamaka-e-Qadiyan.
- * Tajidar-e-Madina Naat.
- * Shan-e-Ohliya Allah.
- * Dhari Rakhna Sunat-e-Rasool Hai.
Mandwana Haram Hai.
- * Muqadas Sarzamino Ki Saar (Safar Nama
Hijaz-e-Muqada)

Maulana informed that all these books are available from Madrasa Eshaatul Quran, 19 Jesmand Avenue, Bradford 9.

Talking about the efforts being made by Ulema belonging to Ahle Sunnah school of thought to create the attachment of religion among the youth, Maulana Mufti Hanif Rada said that the Ulema who came over here in the beginning rendered invaluable services in this regard. They worked hard and devoted themselves for the cause. "It is very regrettable that now many groups have emerged among the ranks of Ulema belonging to Ahle Sunnah school of thought. They have hostile attitude to each other. In the past there was only one group of Ulema of Ahle Sunnah". He said that

- * Iqra Al-Quran (Arabic, English and Urdu) 2 addition.
- * Assalatul Hanfia (Arabic, English and Urdu) 4 addition.
- * Fadail-o –Masail Hajj-o-Umra.
- * Zia-e-Harmain Sharifain (Urdu and English) 3 Addition.
- * Zia-e-Madani Naat (2 Addition)
- * Daur-o-Salam Ki Barkaat.
- * Biography of the Grand Mufti of Azad Kashmir Mufti Muhammad Abdul Hakim.
- * Maqalaat-e-Raza.
- * Haq-o-Batil Main Farq (Ahle Sunat and Ahle Hadees).
- * Radrawafad (Sheaa) (Urdu and English) 2 Addition.
- * Jihad-e-Kashmir Aur Hamaray Hukmraan.
- * Dari Mubarak ki Shari Hasiyat.
- * Asan Hajj and Umra (Urdu and English) Pocket Size.
- * Ahsan-e-Rab-e-Mustafa Basorat a Milad-e-Mustafa and Ghayarven Sharif (Urdu and English).
- * Ya Sab Tumhara Karam Hain Aqa (Naat)

Islamic Darul Ifta Council Bradford after the name of my spiritual guide. The Council provides solutions to complicated problems like inheritance; Nikah (marriage contract), divorce and separation of couple in the light of religion and Fiqh. The establishment of the Council goes a long way in solving the problems being faced by the people. The Council proposes solution to the problems presented by the people in the presence of Ulema. The people readily accept the decisions of the Council and implement them. Establishment of the Council in Yorkshire was a source of encouragement to the Muslims because they find solution to their religious problems in accordance with the teachings of Islam.” *

Giving details of his services as author and editor, Maulana Muhammad Hanif Rada said that he had compiled and published many books on various aspects of religion. These includes *

- * Noorani Wa'z
- * Kamyabi Ki Rah
- * Iqra Al-Quran (Arabic)
- * Iqra Al-Quran (Arabic and English) 3 (addition)

Sahib has authored two dozen books on different religious topics. Presently he is rendering services at Madrasa Eshaatul Quran Bradford. This institute is situated at 19 Jesmand Avenue, Bradford 9. Over fifty students are receiving religious education at this Madarasa. Besides, Maulana Mufti Hanif Rada Sahib has also been rendering teaching service at Madrasa Eshaatul Quran Mirpur. He also delivered Jumma sermons there. He has rendered services as Imam and Khateeb at Dadyal and Ratta. Maulana Muhammad Hanif is the Organiser of Kashmir Freedom Movement in Yorkshire. He has been rendering invaluable services for the Kashmir cause as well.

During his conversation, Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib said, "I have devoted my self for the service of Islam in Bradford. I have been making all possible efforts to spread the light of Islam, which I have inherited from my ancestors. Darul Ifta Council has been set up for the welfare and guidance of the Muslims of the Britain in their day to day problems in the light of religious teachings. I have given it the name of Mufti Muhammad Abdul Hakim institute of

Pakistan in 1974, I started looking for a perfect spiritual guide. I paid visits to various shrines but was hardly moved and impressed. Ultimately, I sought the permission of my father and visited the seat of Naqshbandia Gamgol along with my brother. I described my intention after which Hadrat Zinda Pir Sahib (رحمة اللہ علیہ) approved my the oath of allegiance. Thus, I entered into the spiritual order of Naqshbandia Majaddedia”.

In 1975, Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib came to Bradford at the behest of Mufti Abdul Hakim Sahib and started rendering religious services at Jamiat Tableeghul Islām Brent Palace Bradfored-5. He laid the foundation of Madrasa Ghosia Sawal Town Dewesbury in 1980 and rendered service there for some time. He also rendered teaching and missionary services at Jamia Mosque Haikmand Wyke. In the meantime, he came across noted poet of Bradford, Mouj Frazi. He sought guidance from him for his religious poetry. Sahibzada Maulana Hanif Rada Sahib visited many European countries to render religious services. His visits took him to Holland, Germany, France, Belgium, Turkey and Denmark. Maulana

of religious education was launched. I also got religious education from the same institution.

Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib added that he came to England after the completion of his education in 1967 at the invitation of his brother, Sahibzada Mufti Muhammad Zahoor Ahmed and served under his guidance for one year. "Mufti Zahoor Ahmed sahib was a religious scholar and an enthralling speaker. God has gifted him with an impressive style of address. He used to recite Naat with great devotion, attachment and moving style. I bequeathed a liking for reciting Naat from him. Later I laid the foundation of Jamia Mosque High Waycomb on Jubilee Road and started imparting religious education there. At that time there were only a handful of religious scholars. Record would bear witness that I taught there without getting a penny and only to get the blessing of Allah Almighty".

Talking about his swearing the oath of allegiance to Zinda Pir, at Gamgol Sharif, Maulana Mufti Hanif Rada Sahib said, "when I went to

politics, a great Mujahid of the Umma and a saint to be followed by others. His home was a seat of spiritual guidance and a model of Shariah teachings. The family was fountainhead of mystic knowledge.

He himself was a perfect saint. And embodiment of religious pondering and a Dervish. His life was a model of love for the Holy Prophet (PBUH) as well as that of his Holy life. Every particle of the soil of Pakistan and Azad Kashmir is looking eagerly and praying for a spiritual guide like Mufti Abdul Hakim Sahib in the present day world. Mufti Sahib got all his education under the tutelage of his father, Hadrat Pir Muhammad Abdullah Ladervi in Mirpur. His father himself was a great saintly personality who had got education from his grandfather, Hadrat Pir Mian Muhammad Azeem Sahib and then from Makkah and Madina Sharif. On his return from the Holy land, he laid the foundation of Madrasa Eshaatul Qur'an in his native city of Mirpur during the era of the Britishers. He got a grand mosque built wherefrom the teaching

school. His father had a deep veneration for saintly people and great devotion for Islam. Maulana Sahib got his early education under his tutelage. Then he served the Grand Mufti of Azad Kashmir, Hazrat Allama Mufti Abdul Hakim Sahib for some time. In his introductory remarks, Mufti Hanif Sahib said that he completed his education of Adeeb Aalam, Maulvi Faadil, Munshi Faadil and Dars-e-Nizami from Darul Uloom Eshaatui Quran Mirpur. He had firm belief in Mufti Abdul Hakim Sahib.

Talking about Mufti Sahib, Maulana Muhammad Hanif Rada Said, "the Grand Mufti of Azad Kashmir, Allama Mufti Muhammad Abdul Hakim's personality was par excellence and versatile. It is very difficult to circumscribe his intellectual and spiritual attributes. He hailed from such a noble family as rendered invaluable services for spreading the light of spiritualism in Azad Kashmir and Pakistan. He followed Hanfi School of thought and was sworn to Naqshbandi Mujaddedi spiritual order. He was a religious scholar, a religious intellectual, a leader in

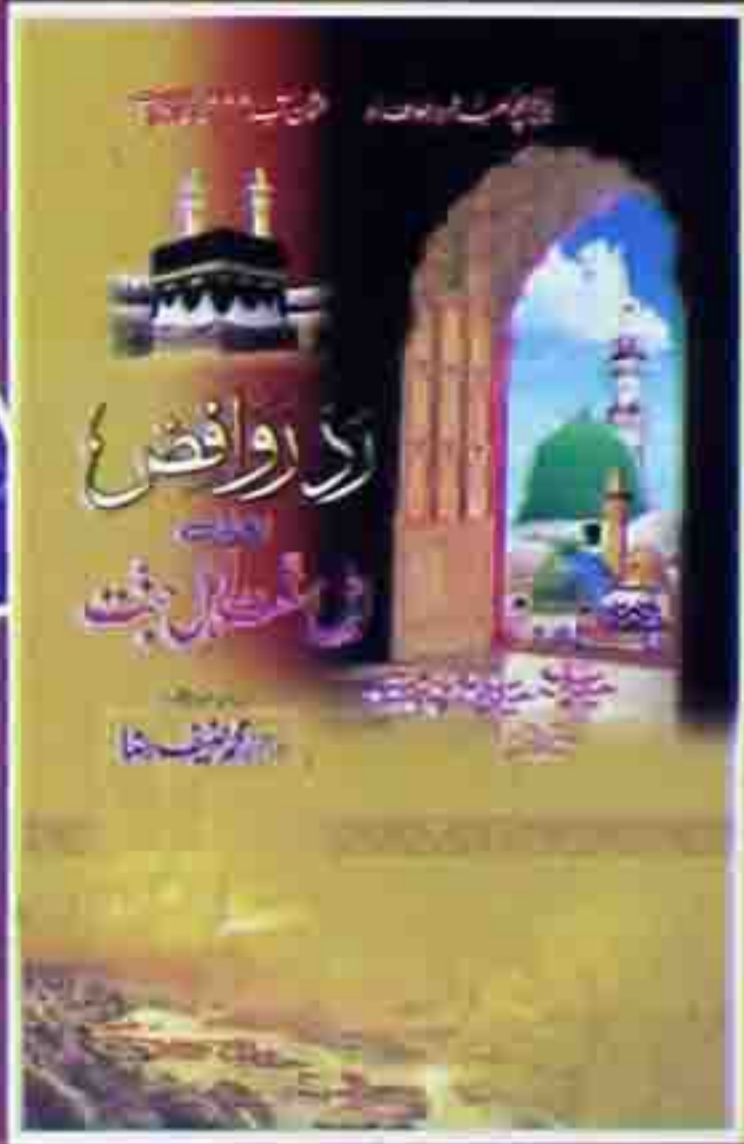
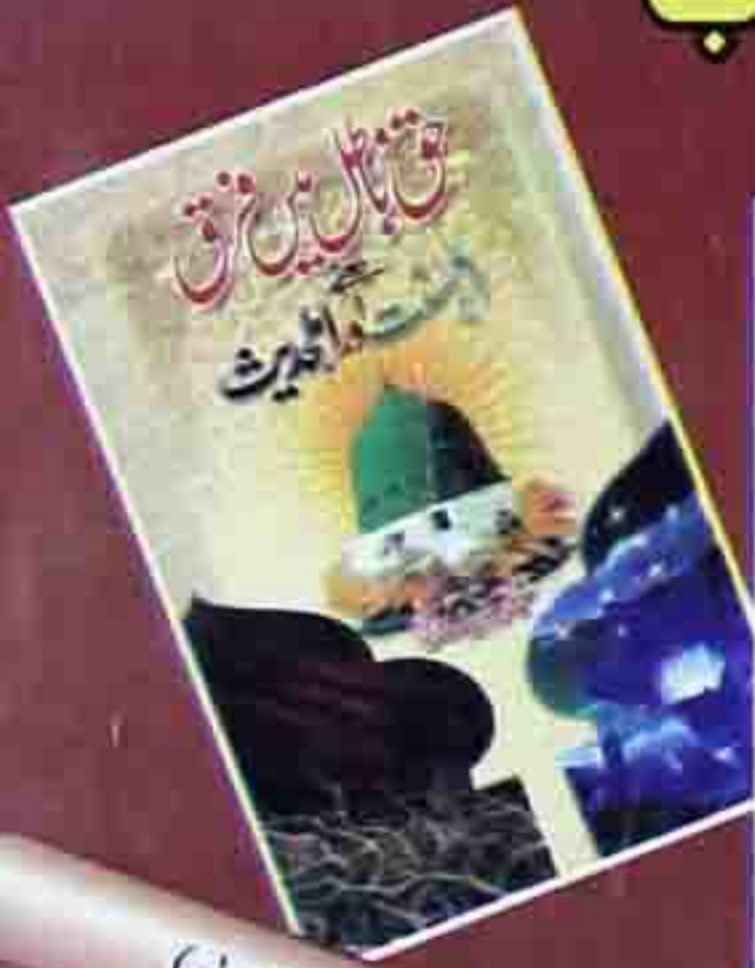
**SAHIBZADA ABU AL-MUSTAFA MAULANA
MUHAMMAD HANIF RADA
NAQSHBANDI**

Sahibzada Abu Al-Mustafa Maulana Muhammad Hanif Rada Naqshbandi Gumgolvi enjoys prominence among the persons who have been rendering invaluable services for the cause of religion and Ahle Sunnah school of thought. He has been preaching and teaching Islam in England for the past thirty-four years. Besides he also rendered appreciable services in the field of editing and publishing matter for the guidance of the Muslims in their day to day life as well as to keep the new generation in this country closer to Islam. His services in this field cannot be underestimated in any way.

Sahibzada Maulana Muhammad Hanif Rada Sahib Naqshbandi was born in Dadyal city of the Mirpur district of Azad Kashmir on December 10, 1950. He got his early education at Dadyal high

صاحبزادہ مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی گنگوہی

کی مطبوعہ کتب



اقراء القرآن (عربی)

اقراء القرآن (عربی، انگلش وارڈو)

فضائل حج و عمرہ

ضیائے مدینہ (نعت)

سوانح حیات مفتی اعظم کشمیر مفتی محمد عبدالکامیم رحمہ اللہ

مصطفیٰ بصورت عید میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

احسان رب

قبر پرزواں بردھاکہ قادیان

شان اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم

مقدس سرزمینوں کی سیر (سنہ ۱۴۰۲ھ حجاز مقدس)

نورانی موعظ

کامیابی کی راہ

اقراء القرآن (عربی، انگلش) 3 ایڈیشن

الصلوة الخفیة (عربی، انگلش، اردو ترجمہ)

ضیائے ترمین شریفین (اردو، انگلش)

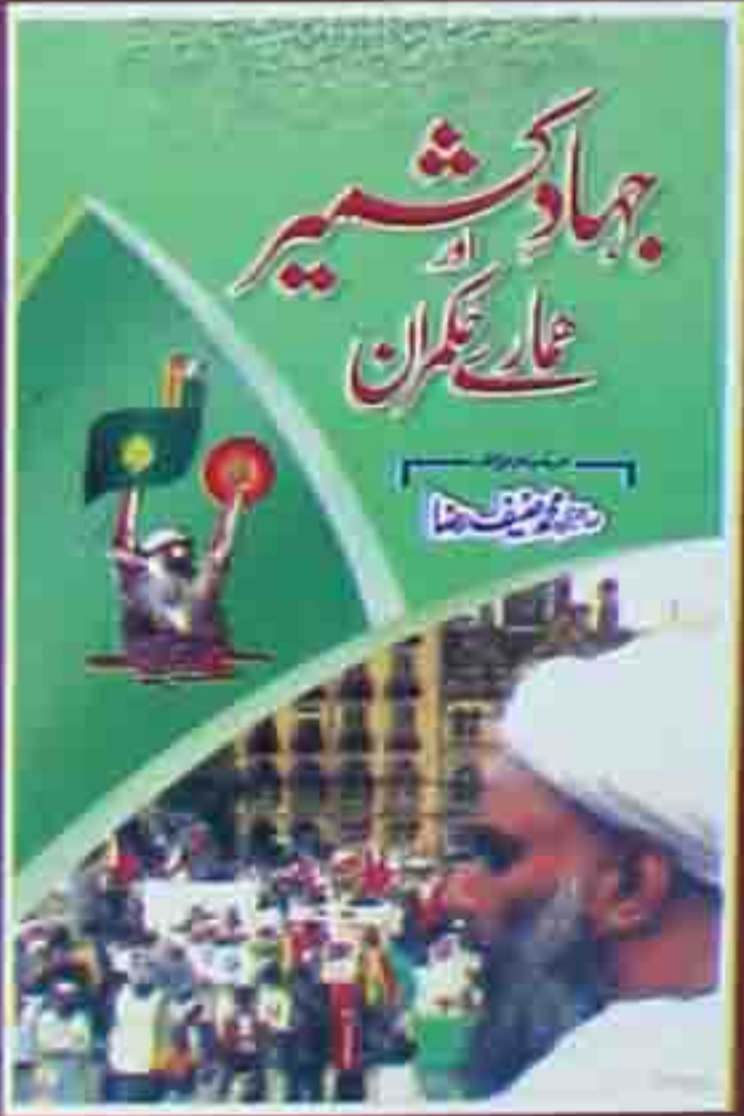
درود و سلام کی برکات

مقالات رضا

آسان حج و عمرہ (اردو، انگلش) پاکت سائز

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا (نعتیہ کام) اردو، انگلش

تاجدار مدینہ (نعتیہ کام)



مذہب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم القدران کے الٰہی کلمہ

130 Jesmond Ave Bradford BD9 5DE Yorkshire U.K

Tel:0044-1274-494996 Cell:07833630560 Fax: 00441274225029

Email:mhr786@hotmail.com

Saudi Mob:00966501358832, Website:www.raza-tours.co.uk